چہ گویم با تو گرائی چہا ور قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰ | دوا بینی شفا بینی غوض دار الامان بینی

ضمیمہ درس قرآن شریف معہ

پیشگی چار روپے

(جلد ۸) — مورخہ ۶ شوال ۱۳۲۷ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۱ اکتوبر ۱۹۰۹ء مطابق ۶ کاتک سمت ۱۹۶۶ب — (نمبر ۵۲)

سارے جہان سے اچھا دار الاماں ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الاماں ہمارا جنت نشاں ہمارا

مژدہ

درثمین حصہ دوم

تمام وہ اردو فارسی نظمیں جو حضرت اقدس نے یوم الوصال تک اپنی کتب مطبوعہ میں درج فرمائیں اور درثمین حصہ اول میں شائع نہیں ہوئیں درثمین حصہ دوم میں چھپ گئی ہیں چار آنے قیمت مقرر کی گئی ہے احباب جلد منگوائیں کیونکہ بہت تھوڑی تعداد میں چھپوائی گئی ہے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا پانچ نسخوں کے اکٹھے خریدار کو محصولڈاک معاف ہوگا لیکن فیس وی پی مواڈی ار ذمہ خریدار ہوگی۔

براہین احمدیہ صرف دو روپے میں

مکمل براہین احمدیہ ہر چہار جلد جس کے ساتھ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوانح بھی لگائے گئے ہیں تھوڑے سے نسخے ہمارے پاس ہیں جو کہ عارتی نسخہ کے حساب سے دئے جاتے ہیں محصولڈاک بذمہ خریدار مجلد کی قیمت ۶ر ہے مگر مجلد کے نسخے بہت ہی کم ہیں درخواست کے ساتھ قیمت پیشگی آئے یا کم از کم ۸ر کے ٹکٹ تو بہت ہی بہتر ورنہ وی پی نہ ہوگا) جو صاحب محصولڈاک بچانا چاہیں وہ مبلغ عار بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں ان کے واسطے ایک نسخہ بطور امانت الگ رکھدیا جاویگا اور کسی کے ہاتھ دستی بھیجدیا جاویگا درخواستیں جلد آویں۔ (مینیجر اخبار بدر قادیان)

دفتر اخبار بدر سے خرید کرو

شہادت الفرقان۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن کا دندان شکن علمی جواب۔ قیمت ۲ر

معیار الصادقین۔ راستبازوں کی پہچان کے اصول مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت۔ قیمت ۳ر

ظہور المسیح۔ اکثر مخالف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات۔ وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح آیۃ استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے۔ قیمت صرف ۶ر

سراج الشہادتین۔ مصنفہ فاضل امروہی مولوی سید محمد احسن صاحب مولانا عبد اللطیف صاحب شہید کی پیشگوئی سعد وشین سے۔ قیمت ار

عصمت انبیاء۔ ان آیات کی صحیح تفسیر جن سے نادان انبیاء کا گنہگار ہونا سمجھتے ہیں۔ قیمت ۸ر

چشمہ مسیحی۔ حضرت اقدس کی تصنیف جو اور کہیں نہیں ملتی۔ قیمت ۳ر

آئینہ صداقت۔ حضرت اقدس کی وفات پر نہایت عجیب رسالہ۔ قیمت ۲ر

مبادی الصرف۔ صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر و جامع رسالہ تصنیف حضرت امیر المومنین۔ قیمت ۲ر

الاستخلاف۔ شیعوں کا رد قرآنی آیات سے ایک نئی طرز میں۔ قیمت ۳ر

البرہان الصریح۔ پنجابی نظم میں دلچسپ۔ قیمت ار

شہادت آسمانی حصہ اول و دوم۔ قیمت ۸ر

معرکہ سبعہ۔ مسیح موعود کی وفات پر جو اعتراض ہیں ان کے جوابات قیمت ار

سلاجیت گلگتی

یہ پہاڑی مومیائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑوں سے لائے ہیں بدن کی تمام قوتوں کے واسطے یہ دوائی عجیب خاصیت رکھتی ہے یہ کوئی مرکب نسخہ نہیں جس کے اجزاء مخفی ہوں بلکہ یہ ایک قدرتی دوا ہے جسکی تعریف طبی کتابوں میں مندرج ہے ناظرین خود ملاحظہ فرماسکتے ہیں محیط اعظم کی عبارت فارسی ہم نقل کر دیتے ہیں۔ مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع۔ مشہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر۔ جذام۔ استسقا و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و سحوجیت دخساد و بلغم و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ سلسل البول و سیلان منی۔ یبوست اوجاع مفاصل وغیرہ وغیرہ بلکہ محیط اعظم میں یہاں تک لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے کہ اگر پورے لوازمات کے ساتھ انسان استعمال کرے تو کبھی بوڑھا ہی نہ ہو خیر یہ تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس میں شک نہیں کہ بہت مفید شے ہے بقدر دانہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں۔ قیمت فی تولہ عہ۔ دو تولہ عار۔

مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ ایڈیٹر بدر

نادر موقعہ ہے

آپ صاحبان کی سہولت و آرام کے لئے ہم نے انتظام کیا ہے کہ آپ ضلع گجرات کا تازہ و عمدہ گھی و صابن و شربت ہر قسم و معجون دافع ضعف معدہ و باہ فی تولہ ۱ر و عرق دافع بخار ملیریا فی بوتل عہ و دیگر ہر قسم کے دیسی و انگریزی عمدہ عمدہ مرکبات و مفردات اور ضلع گجرات کی ساخت کے عمدہ مضبوط جوتے نہایت واجبی قیمت پر خاکسار سے منگوائیں۔

الراقم

خاکسار پیر برکت علی احمدی کمیشن ایجنٹ رنمل بنڈی کالو گجرات

(بدر پریس قادیان میں پسران میاں معراج الدین عمر پروپرائٹرز و پبلشرز و پرنٹرز کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق چھپکر شائع ہوا)

(کتبہ محمد حسین اٹھی)

عید الفطر

احباب کو عید مبارک ہو۔ قادیان میں چاند بروز جمعہ شام کو دیکھا گیا تھا۔ بہت باریک تھا۔ اس واسطے سب لوگ نہیں دیکھ سکے حضرت خلیفۃ المسیح نے اور قریباً دس اور آدمیوں نے دیکھا۔ سنا گیا ہے کہ لاہور میں صرف احمدی جماعت نے باہر کی آئی ہوئی تاروں کے مطابق ہفتہ کے دن عید کی اور امرتسر میں بھی عید ہفتہ کے دن پڑھی گئی مگر بٹالہ میں اتوار کے دن پڑھی گئی۔ لاہور کے کسی مفتی نے فتوے دیا تھا کہ تار کا اعتبار نہیں اس واسطے عید ہفتہ کے دن نہ ہو سکی امید ہے کہ جن لوگوں نے اس امر میں تار کا اعتبار نہیں کیا وہ دوسرے معاملات میں بھی اپنے مفتی صاحب کے فتوے پر عمل درآمد کریں گے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے نماز عید مسجد اقصیٰ میں پڑھائی اور جو خطبہ آپنے پڑھا وہ لکھ کر اور حضور کو دکھا کر اسی اخبار کے صفحہ ۹ سے شروع کر کے ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔

جیسا کہ اس اعلان سے ہے جو اسی اخبار کے صفحہ ۱۲ پر دیا گیا ہے۔ احباب کو معلوم ہوگا بعض نادانوں نے غلط افواہیں بعض احباب کے متعلق اڑائی تھیں۔ ضروری ہے کہ سب لوگ احتیاط سے کام لیں اور اگر بالفرض وہ اپنے خیال میں کوئی کمزوری اپنے بھائی میں دیکھیں تو چاہیئے کہ اس کے واسطے دعا کریں تاکہ اس کی وہ کمزوری دور ہو جائے باہم غیبت اور فساد کی راہ سے بچنا چاہیئے اور بہت پردہ پوشی سے کام لینا چاہیئے۔ حضرت مرحوم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ اگر تو دیکھے کہ تیرے بھائی میں کوئی بدی ہے تو بیشتر اس کے کہ تو اس کی شکایت کسی کے آگے کرے چالیس دن رو کر خدا تعالیٰ کی درگاہ میں اس کے واسطے دعا کر۔ غرض سب کو چاہیئے کہ دعاؤں میں مصروف رہیں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے جمعۃ الوداع کے خطبہ میں فرمایا تھا کہ مجھ سے کسی نے پوچھا تھا کہ کامیابی کا کونسا ہتھیار آپکے پاس ہے تو میں نے اُسے جواب دیا کہ ہم نے کامیابی کا وہ ہتھیار ہاتھ میں لیا ہے جو تمام مذاہب میں مسلم ہے اور وہ ہے

دُعا

سو میرے بھائیو! دُعاؤں میں مصروف رہو اور خدا تعالیٰ کے فضل کے امیدوار رہو۔ خدا کے سب وعدے سچے ہیں جو اس کے رسُول کی معرفت ہم کو ملے ہیں۔ مگر ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے آپ کو اس قابل بنائیں۔ کہ وہ وعدے ہم پر پورے ہوں۔

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح بخیر و عافیت ہیں بعد نماز عصر کا درس قرآن شریف پھر شروع ہو گیا۔ عشرۂ آخر رمضان المبارک میں حضرت خلیفۃ المسیح نے اور حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمدؓ صاحب نے ان احباب کے واسطے بالخصوص جنہوں نے ان کی خدمت میں اپنی درخواستیں بھیجی تھیں بہت دعائیں کیں اللہ تعالیٰ قبول فرماوے رمضان شریف کے تین آخری روز عاجز کو بھی اعتکاف اور دُعا اپنے واسطے اور احباب کیواسطے نصیب ہوئی۔ فالحمد للہ۔

نور کا دوسرا پرچہ بھی اب و تاب سے شائع ہو گیا ہے امید ہے کہ اسی طرح استقامت کے ساتھ یہ اخبار نکلتا رہیگا۔

شیخ یعقوب علی صاحب اڈیٹر الحکم بخیر و عافیت قادیان پہونچ گئے ہیں اخبار الحکم چھپ رہا ہے اور امید ہے کہ آیندہ کیواسطے اسکے باقاعدہ جاری رکھنے کی کوشش شیخصاحب موصوف کریں گے۔

احباب اس امر سے آگاہ ہیں کہ چند سالوں سے ماہواری رسالہ تشحیذ الاذہان جو قوم کے نوجوانوں کی خاطر نوجوانوں کی ہی سعی سے دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمدؓ صاحب کی زیر ادارت جاری ہے اب اس کے انتظام میں مزید اصلاح اور ترقی کے واسطے حافظ عبد الرحیم صاحب کی خدمات انجمن تشحیذ الاذہان نے محفوظ کر لی ہیں چونکہ حافظ صاحب موصوف بہت عرصہ تک دفتر میگزین میں کرتے رہے ہیں اور اخباری انتظام کا اچھا تجربہ رکھتے ہیں اس واسطے ہمیں امید ہے کہ ان کے زیر اہتمام رسالہ مذکورہ بہت ترقی کریگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مدرسہ تعلیم الاسلام کا وقت حسب معمول یکم شوال ۱۳۲۷ھ سے بدل گیا ہے اب نو بجے صبح مدرسہ کھلتا ہے اور ۳ بجے بند ہوتا ہے درمیان میں نماز ظہر کے واسطے رخصت ہوتی ہے اور تمام طلباء اساتذہ کی زیر نگرانی مسجد اقصےٰ میں جا کر نماز ادا کرتے ہیں۔

معذرت تاکہ عید کا خطبہ پورا اس اخبار میں نکل سکے یہ اخبار وقت پر شائع نہیں ہو سکا اور دو دن دیر کے بعد نکلا ہے اس اخبار کے ساتھ جلد ۹ ختم ہوتی ہے۔ اگلی جمعرات کو اخبار نہیں نکلیگا اور نئی جلد کا پرچہ انشاء اللہ چار نومبر ۰۹ء کو شائع ہوگا

اطلاع نومبر کا کوئی پرچہ شائع نہ ہوگا کے لئے تمام احباب کی خدمت میں بجز ان کے جنہوں نے چندہ سالانہ ۱۰ء پیشگی ادا کر دیا۔ وی پی کیا جائے گا (۱) جو وی پی لینے کے لئے تیار نہ ہوں وہ اطلاع دیں تاکہ انہیں وی پی نہ کیا جاوے جو صاحب بند کرانا چاہتے ہیں وہ بھی مطلع کریں۔ جو صاحب دسمبر کے جلسہ پر قیمت دیں گے وہ بھی کارڈ لکھدیں۔

حضرت خواجہ شمس سیالوی

انسان جب کسی کی تعریف یا خوشامد میں حد اعتدال سے گر رہا ہے تو وہ بھی اس کی ہجو بن جاتی ہے نعمان بن ثابت یعنی امام ابو حنیفہ رح کی تعریف میں جہاں ایک وضعی حدیث بیان کرتے ہیں وہاں یہ لکھنا بھی کم مضحکہ خیز نہیں کہ آپنے چالیس برس تک عشاء کی وضو سے صبح کی نماز پڑھی اور قبلہ کی طرف کندھا بھی نہیں کیا اسی طرح بعض ہوش و حواس باختہ لوگوں نے سید عبد القادر جیلانیؒ کے بارے میں عجیب عجیب کرامتیں اختراع کی ہیں بلکہ میں نے ایک نقشبندی پیر کی مدائح میں پڑھا ہے کہ آپ کو تہجد کیوقت برات کا شور برا معلوم ہوا تو آپنے تمام برات کے آدمیوں کو ایک پیالہ کے نیچے بند کر دیا اور خود کہیں چلے گئے چھ ماہ کے بعد آ کر نکالا لاحول ولا قوۃ۔ ان مزخرفات کی کوئی حد ہے۔ خواجہ شمس کے سوانح ہمارے دوست مسٹر فوق نے رسالہ صوفی میں چھپوائے ہیں آپنے شریعت کی پابندی کے عنوان سے جو معنی خیز عبارت لکھی ہے وہ ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کی جاتی ہے۔

”ایام سفر و علالت میں گو بہت سے شرعی عذر روزہ اور نماز قضا کرنے کے موجود ہوتے ہیں لیکن آپ کمال مستعدی سے ان کا مقابلہ کرتے اور سفر کی تکلیف اور گرمی کی شدت اور بعض اوقات فاقہ کشی کی نوبت سے آپ ہرگز نہ گھبراتے“ دوسرے الفاظ میں اس کے یہ معنے ہیں کہ آپ قرآن کے ارشاد فمن کان منکم مریضاً او علیٰ سفرٍ فعدۃٌ من ایامٍ اخر۔ کی بڑے زور سے مخالفت فرماتے۔ اسے روشنی طبع تو بر من بلا شدی۔

خواجہ شمس واقعی بڑے بزرگ اور خدا یاد آدمی تھے۔ مگر کوئی ضرورت نہیں کہ ہم ان کی تعریف میں ایسا طریق اختیار کریں۔ جس سے ہجو ملیح کا رنگ پیدا ہو جائے۔ میرے والد بھی ان کی خدمت میں ایک دفعہ بڑی عقیدت سے حاضر ہوئے تھے۔ تمام رات آپکے سرہانے موسم گرما میں پنکھا کرتے رہے آپ سحری کیوقت بیدار ہوئے کاروبار دنیوی کے متعلق خدام کو کچھ ہدایت دیکر آپ پھر سو گئے پھر صبح ہوئی۔ جس وقت پندرہ منٹ طلوع آفتاب سے رہ گئے اٹھے اور اٹھ کر وضو فرمایا۔ قل اعوذ برب الفلق سے جماعت کرائی۔ حق مغفرت کرے آپکے بہت مرید ہیں جو وظائف و عملیات و سرود کے اثرات کی کہانیاں بیان کرتے رہتے ہیں گو ہمارے کان نبوی متابعت کے خوشگوار واقعات سننے کے عادی ہوں۔ (اکمل)

ثناء اللہ کی مفتریات میں نے ثناء اللہ کی ایک کتاب نخل اسلام پر ریویو کیا تھا اور جہانتک خدا نے مجھے فہم بخشا ہے میں نے نیک نیتی سے انصاف کے ساتھ رائے دی تھی اس پر مولوی فاضل امرتسری بہت جھنجھلائے ہیں اور اس شدت غیظ و غضب میں بہت کچھ کہہ ڈالا ہے کچھ افتراؤں کی تردید ہمارے دوستوں نے کر دی باقی یہ دعویٰ کہ میری حالت اسلام حضرت مسیح موعودؑ سے بڑھی ہوئی ہے۔ اس کی تردید میں ایک مضمون مولوی فضل دین صاحب لکھینگے یہ وہی مولوی صاحب ہیں جن کے ایک مضمون کے جواب سے تا حال آپ عہدہ برآ نہیں ہوئے ایک اور افترا بھی ہے جو میری ذات کے متعلق ہے وہ یہ کہ میں مولوی فیض اللہ کے ساتھ ان کے پاس گیا تھا یہ بالکل غلط اور خلاف واقعہ امر ہے کیونکہ وہ ”نوجوان لڑکا“ میں نہیں تھا بلکہ میں تو اس سے پہلے آپ کو سرچشم آریہ

عید الفطر

احباب کو عید مبارک ہو۔ قادیان میں چاند بروز جمعہ شام کو دیکھا گیا تھا۔ بہت باریک تھا۔ اس واسطے سب لوگ نہیں دیکھ سکے حضرت خلیفۃ المسیح نے اور قریباً دس اور آدمیوں نے دیکھا۔ سنا گیا ہے کہ لاہور میں صرف احمدی جماعت نے باہر کی آئی ہوئی تاروں کے مطابق ہفتہ کے دن عید کی اور امرتسر میں بھی عید ہفتہ کے دن پڑھی گئی مگر بٹالہ میں اتوار کے دن پڑھی گئی۔ لاہور کے کسی مفتی نے فتویٰ دیا تھا کہ تار کا اعتبار نہیں اس واسطے عید ہفتہ کے دن نہ ہو سکی امید ہے کہ جن لوگوں نے اس امر میں تار کا اعتبار نہیں کیا تو وہ دوسرے معاملات میں بھی اپنے مفتی صاحب کے فتوے پر عمل درآمد کریں گے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے نماز عید مسجد اقصیٰ میں پڑھائی اور جو خطبہ آپ نے پڑھا وہ لکھ کر اور حضور کو دکھا کر اسی اخبار کے صفحہ ۹ سے شروع کر کے ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔

جیسا کہ اس اعلان سے ہے جو اسی اخبار کے صفحہ ۱۲ پر دیا گیا ہے۔ احباب کو معلوم ہو گا بعض نادانوں نے غلط افواہیں بعض احباب کے متعلق اڑائی تھیں۔ ضروری ہے کہ سب لوگ احتیاط سے کام لیں اور اگر بالفرض وہ اپنے خیال میں کوئی کمزوری اپنے بھائی میں دیکھیں تو چاہیئے کہ اس کے واسطے دعا کریں تاکہ اس کی وہ کمزوری دور ہو جائے باہم غیبت اور فساد کی راہ سے بچنا چاہیئے اور بہت پردہ پوشی سے کام لینا چاہیئے۔ حضرت مرحوم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ اگر تو دیکھے کہ تیرے بھائی میں کوئی بدی ہے تو پیشتر اس کے کہ تو اس کی شکایت کسی کے آگے کرے چالیس دن رو کر خدا تعالیٰ کی سجدہ گاہ میں اس کے واسطے دعا کرو غرض سب کو چاہیئے کہ دعاؤں میں مصروف رہیں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے جمعۃ الوداع کے خطبہ میں فرمایا تھا کہ مجھ سے کسی نے پوچھا تھا کہ کامیابی کا کونسا ہتھیار آپ کے پاس ہے تو میں نے اسے جواب دیا کہ ہم نے کامیابی کا وہ ہتھیار ہاتھ میں لیا ہے جو تمام مذاہب میں مسلم ہے اور وہ ہے

دُعا

سو میرے بھائیو! دعاؤں میں مصروف رہو اور خدا تعالیٰ کے فضل کے امیدوار رہو۔ خدا کے سب وعدے سچے ہیں جو اس کے رسول کی معرفت ہم کو ملے ہیں۔ مگر ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے آپ کو اس قابل بنائیں۔ کہ وہ وعدے ہم پر پورے ہوں۔

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح بخیر و عافیت ہیں بعد نماز عصر کا درس قرآن شریف پھر شروع ہو گیا۔ عشرہ آخر رمضان المبارک میں حضرت خلیفۃ المسیح نے اور حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب نے ان احباب کے واسطے بالخصوص جنہوں نے ان کی خدمت میں اپنی درخواستیں بھیجی تھیں بہت دعائیں کیں اللہ تعالیٰ قبول فرماوے رمضان شریف کے تین آخری روز عاجز کو بھی اعتکاف اور دعا اپنے واسطے اور احباب کے واسطے نصیب ہوئی۔ فالحمد للہ۔

نور کا دوسرا پرچہ بھی آب و تاب سے شائع ہو گیا ہے امید ہے کہ اسی طرح استقامت کے ساتھ یہ اخبار نکلتا رہیگا۔

شیخ یعقوب علی صاحب اڈیٹر الحکم بخیر و عافیت قادیان پہونچ گئے ہیں اخبار الحکم چھپ رہا ہے اور امید ہے کہ آیندہ کیواسطے اس کے باقاعدہ جاری رکھنے کی کوشش شیخ صاحب موصوف کریں گے۔

احباب اس امر سے آگاہ ہیں کہ چند سالوں سے ماہواری رسالہ تشحیذ الاذہان جو قوم کے نوجوانوں کی خاطر نوجوانوں کی ہی سعی سے دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب کی زیر ادارت جاری ہے اب اس کے انتظام میں مزید اصلاح اور ترقی کے واسطے حافظ عبد الرحیم صاحب کی خدمات انجمن تشحیذ الاذہان نے محفوظ کر لی ہیں چونکہ حافظ صاحب موصوف بہت عرصہ تک دفتر میگزین میں کام کرتے رہے ہیں اور اخباری انتظام کا اچھا تجربہ رکھتے ہیں اس واسطے ہمیں امید ہے کہ ان کے زیر اہتمام رسالہ مذکورہ بہت ترقی کریگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مدرسہ تعلیم الاسلام کا وقت حسب معمول یکم شوال ۱۳۲۶ھ سے بدل گیا ہے اب نو بجے صبح مدرسہ کھلتا ہے اور ۳ بجے بند ہوتا ہے درمیان میں نماز ظہر کے واسطے رخصت ہوتی ہے اور تمام طلبا اساتذہ کی زیر نگرانی مسجد اقصیٰ میں جا کر نماز ادا کرتے ہیں۔

معذرت

تاکہ عید کا خطبہ پورا اس اخبار میں نکل سکے یہ اخبار وقت پر شائع نہیں ہو سکا اور دو دن دیر کے بعد نکلا ہے اس اخبار کے ساتھ جلد ۸ ختم ہوتی ہے۔ اگلی جمعرات کو اخبار نہیں نکلیگا اور نئی جلد کا پرچہ انشاء اللہ چار نومبر ۱۹۰۹ء کو شائع ہو گا

اطلاع

نومبر کا کوئی پرچہ سنہ ۱۹۰۹ء کے لئے تمام احباب کی خدمت میں بجز ان کے جنہوں نے چندہ سالانہ سنہ ۱۰ء پیشگی ادا کر دیا۔ وی پی کیا جائے گا۔ وہ جو وی پی لینے کے لئے تیار نہ ہوں اطلاع دیں تاکہ انہیں وی پی نہ کیا جاوے جو صاحب بند کرانا چاہتے ہیں وہ بھی مطلع کریں۔ جو صاحب دسمبر کے جلسہ پر قیمت دیں گے وہ بھی کارڈ لکھ دیں۔

حضرت خواجہ شمس سیالوی

انسان جب کسی کی تعریف یا خوش اعتقادی میں حد اعتدال سے گذر جاتا ہے تو وہ بھی اس کی ہجو بن جاتی ہے نعمان بن ثابت یعنی امام ابو حنیفہ رح کی تعریف میں جہاں ایک وضعی حدیث بیان کرتے ہیں وہاں یہ اظہار بھی کم مضحکہ خیز نہیں کہ آپ نے چالیس برس تک عشاء کی وضو سے صبح کی نماز پڑھی اور قبلہ کی طرف کبھی پاؤں نہیں کیا اسی طرح بعض ہوش و حواس باختہ لوگوں نے سید عبد القادر جیلانی رح کے بارے میں عجیب عجیب کرامتیں اختراع کی ہیں بلکہ میں نے ایک نقشبندی پیر کی مدائح میں پڑھا ہے کہ آپ کو تہجد کیوقت برات کا شور برا معلوم ہوا تو آپ نے تمام برات کے آدمیوں کو ایک پیالہ کے نیچے بند کر دیا اور خود کہیں چلے گئے چھ ماہ کے بعد آ کر نکالا لاحول ولا قوۃ۔ ان مزخرفات کی کوئی حد ہے۔ خواجہ شمس کے سوانح ہمارے دوست مسٹر شوق نے رسالہ صوفی میں چھپوائے ہیں آپ نے شریعت کی پابندی کے عنوان سے جو معنی خیز عبارت لکھی ہے وہ ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کی جاتی ہے۔

”ایام سفر و علالت میں گو بہت سے شرعی عذر روزہ اور نماز قضا کرنے کے موجود ہوتے ہیں لیکن آپ کمال مستعدی سے ان کا مقابلہ کرتے اور سفر کی تکلیف اور گرمی کی شدت اور بعض اوقات فاقہ کشی کی نوبت سے آپ ہرگز نہ گھبراتے“ دوسرے الفاظ میں اس کے یہ معنے ہیں کہ آپ قرآن کے ارشاد فمن کان منکم مریضاً او علیٰ سفرٍ فعدۃ من ایام اخر۔ کی بڑے زور سے مخالفت فرماتے۔ اے روشنی طبع تو بر من بلا شدی۔

خواجہ شمس واقعی بڑے بزرگ اور خدا یاد آدمی تھے۔ مگر کوئی ضرورت نہیں کہ ہم ان کی تعریف میں ایسا طریق اختیار کریں۔ جس سے ہجو ملیح کا رنگ پیدا ہو جائے۔ میرے والد بھی ان کی خدمت میں ایک دفعہ بڑی عقیدت سے حاضر ہوئے تھے۔ تمام رات آپ کے سرہانے موسم گرما میں پنکھا کرتے رہے آپ سحری کیوقت بیدار ہوئے کاروبار دنیوی کے متعلق خدام کو کچھ ہدایت دیکر آپ پھر سو گئے پھر صبح ہوئی جس وقت پندرہ منٹ طلوع آفتاب سے رہ گئے اٹھے اور اٹھ کر وضو فرمایا۔ قل اعوذ برب الفلق سے جماعت کرائی رحمۃ اللہ مغفرت کرے آپ کے بہت مرید ہیں جو وظائف و عملیات و سرود کے اثرات کی کہانیاں بیان کرتے رہتے ہیں گو ہمارے کان بھی متابعت کے خوشگوار واقعات سننے کے عادی ہوں۔ (اکمل)

ثناء اللہ کی مفتریات

میں ثناء اللہ کی ایک کتاب تقابل اسلام پر ریویو کیا تھا اور جہانتک خدا نے مجھے فہم بخشا ہے میں نے نیک نیتی سے انصاف کے ساتھ رائے دی تھی اس پر مولوی فاضل امرتسری بہت جھنجھلائے ہیں اور اس شدت غیظ و غضب میں بہت کچھ کہہ ڈالا ہے کچھ افتراؤں کی تردید ہمارے دوستوں نے کر دی باقی یہ دعویٰ کہ میری صداقت اسلام حضرت مسیح موعود سے بڑھی ہوئی ہے۔ اس کی تردید میں ایک مضمون مولوی فضل دین صاحب لکھ چکے ہیں یہ وہی مولوی صاحب ہیں جن کے ایک مضمون کے جواب سے تا حال آپ عہدہ برآ نہیں ہو سکے ایک اور افترا بھی ہے جو میری ذات کے متعلق ہے وہ یہ کہ میں مولوی فیض اللہ کے ساتھ ان کے پاس گیا تھا یہ بالکل غلط اور خلاف واقعہ ہے کیونکہ وہ ”نوجوان لڑکا“ میں نہیں تھا بلکہ میں تو اس سے پہلے آپ کو سرچشمہ آریہ

شودر اور غلامی

"مفصلہ ذیل مضمون ایک ایسے فلسفیانہ دماغ سے نکلا ہے جو انشاء پردازی میں اپنی نظیر آپ ہی ہیں امید ہے صاحبان بصیرت اس کے مطالعہ سے خاص دلچسپی حاصل کرین گے۔"

اگر ہم دنیا کی مختلف قومون کی تاریخین دیکھین تو ہمین یہ کہنا پڑے گا کہ دنیا کے شروع ہی سے ہر ایک قوم مین غلامی کی تحریک کسی نہ کسی رنگ مین چلی آئی ہے۔ بے شک بعدمین لوگون نے غلامی کے مسئلہ کی نسبت بہت کچھ سوچا ہے۔ لیکن شروع شروع مین اس کا رواج مختلف طریقون مین رہا ہے۔

ہندو اپنے تئین سب سے پرانی قوم کہتے ہین اور لاکھون سال تک اپنا سلسلہ پہنچاتے ہین اور یہ سلسلہ انسانی نسلون سے ہی لیتے ہین باوجود اس قدامت یا دعوے قدامت کے اس قوم مین بھی شروع سے غلامی کی رسم پائی جاتی ہے اور اگر اس کی قدامت پر یقین کیا جاوے تو یہ کہنا پڑے گا۔ کہ

اگر کسی دیگر قوم مین یا دنیا کے حصہ مین غلامی کی رسم پائی جاتی تھی تو اوس کی تحریک صرف اس قوم کی جہالت سے ہوئی ہو گی اگرچہ دنیا کی ساری مہذب قومون سے یہ رسم پوری طرح سے اُٹھ گئی ہے یا سیاسی قوانین کی امداد سے اس مین فرق آگیا ہے لیکن یہ افسوس سے کہا جائیگا کہ ہندو قوم سے یہ رسم اب تک دور نہین ہوئی بلکہ کثرت سے پائی جاتی ہے شائد اس کا یہ باعث ہو کہ اب تک ہندو صاحبان نے اس کی نسبت مزید غور نہ کیا ہو۔

غلامی کی دو قسمین ہین۔ (الف) میعادی غلامی (ب) دوامی غلامی۔

میعادی غلامی سے وہ غلامی مراد ہے۔ جو بذریعہ خرید و فروخت کے ہوتی ہے جس کا کچھ کچھ نشان افریقہ کے بعض حصون مین پایا جاتا ہے اور جس کا رواج عرب مین بھی تھا اور جس کے دور کرنے کیواسطے مذہب اسلام نے ایک نہائت خوش اسلوبی سے حصہ لیا تھا کیونکہ اسلام مین غلام کے آزاد کرنے کا جو اجر بیان کیا گیا ہے اس کی وجہ سے رفتہ رفتہ غلامی دور ہوتی گئی اور غلامون کی جو عزت مدارکھی گئی تھی اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ غلامون مین سے اکثر لوگ بادشاہت تک بھی جا پہونچے اور اون کی نسلون سے ایسے ایسے لوگ بھی پیدا ہوئے جو آج تک فخر اسلام یا فخر قوم ہین ان کے ساتھ ناطہ نسبت کرنا شرعاً جائز قرار دیا گیا۔ مجلسون اور محفلون مین ان سے برادرانہ تعلقات کا رکھنا اور کھانا پینا جائز سمجھا گیا۔ مسجدون اور عبادتگاہون مین ان کا داخل ہونا اور پہلو بہ پہلو کھڑے ہونا اسلامی خلوص کی ایک خاص علامت قرار دی گئی۔

میعادی غلامی کا زمانہ بہت جلد ختم ہونے والا تھا اس واسطے وہ دنیا کے حصون سے بہت کچھ ختم ہو چکا ہے۔ دوامی غلامی ہمیشہ کے واسطے باقی رہی ہے اور رہے گی۔ ہندوؤن کے سوائے اور سب قومون نے میعادی غلامی سے کام لیا۔ لیکن ہندوؤن نے دوامی غلامی پر ہاتھ ڈالا۔ لاکھون برسون سے اون مین یہ رسم چلی آئی ہے اور ممکن نہین کہ ابھی صدہا سالون تک اس رسم کا ناش ہو سکے کیونکہ آثار کچھ ایسے ہی پائے جاتے ہین۔ منوجی کے قانون مین چار برنون کے سلسلہ مین شودر قوم کی جو درگت بیان کی ہے اور جو جو شرمناک قیدین ان غریبون کے بارہ مین لگائی گئی ہین وہ دنیا کی تمام غلامی کی قیود اور پابندیون سے کہین بڑھ کر ہین شودر قوم نہ تو باقی کے ۳ برنون کی کوئی راہ و رسم پیدا کر سکتی ہے نہ اون کے عبادت خانون مین جا سکتی ہے اور نہ اون کی مصاحبت مین رہ سکتی ہے نہ اون سے ناطہ و نسبت کی جا سکتی ہے اور نہ وہ لوگ مذہبی رنگ مین باقی کے ۳ برنون کا مقابلہ کر سکتے ہین اون کے ہاتھ کا پکا ہوا ایسا ہی ہے کہ جیسے کسی غیر قوم کے آدمی نے بدقسمتی سے پکایا ہو۔ اگرچہ اون مین کیسی ہی لیاقت اور شرافت یا دولت ہو۔ پھر بھی انہین کتون کی طرح دھتکارا جاتا ہے اور ان کے ساتھ اس بدقسمت غلام سے بھی زیادہ بے رحمی سے سلوک ہوتا ہے جو ایک بازار سے خریدا گیا ہو۔ ہندو قوم کے برہمن کھتری برن کے لوگ ہمیشہ ان لوگون کو بُری نگاہون سے دیکھنے کے عادی ہین۔ اگرچہ وہ کبھی کبھی روٹی بھی پکا دیتے ہین اور ضرورتاً طوعاً و کرہاً اون کا پکایا ہوا بھوجن کھانا ہی پڑتا ہے۔ مگر پھر بھی اون کی ذلت جو کچھ روا رکھی جاتی ہے وہ دلیل اس بات کی ہے کہ یہ لوگ جدی غلامی رکھتے ہین اور غلام تو آزاد ہو سکتے ہین ان کی آزادی کسی صورت مین نہین ہو سکتی ہے۔

جس رشی نے چار برنون کی بنیاد رکھی تھی اس نے کمال فراست یا دانائی اور دور اندیشی سے اس شودر قوم کو غلامی دوامی کے دائرہ مین مقید کر دیا ہے۔ بعض دفعہ ہندو قوم کے بعض رحیم دل لوگون نے اس بندھن کے توڑنے مین کسی حد تک کوشش بھی کی لیکن کامیابی نہ ہوئی حضرت بابا نانک صاحب علیہ الرحمۃ نے ان برنون کے .... توڑنے مین خاص کوشش دکھلائی ہے اور یہ کہا جا سکتا ہے کہ اقوام سکھون مین نسبتاً اس کا بہت کم اثر پایا جاتا ہے۔ لیکن چونکہ سکھون کا میل ملاپ ہندوون سے زیادہ رہا اس واسطے اون مین بھی اس دوامی غلامی کی کچھ نہ کچھ ابھی تک جھلک پائی ہی جاتی ہے یہ کتنے افسوس کی بات ہے۔ کہ جو قومین ایک خاص وقت مین ہنود مذہب مین شامل ہوئین یا شامل کی گئی تھین باوجود ہزارون سالون کے ان کی اس قدر بھی حالت نہین بدلی کہ اونہین باقی کے ۳ برنون کے روبرو ... انسانون مین ہی جگہ دی جاوے ایک گائے یا گوسالہ گائے کی تو پوجا کی جاتی ہے اور اس کی پوتر تا دہرم کے روئے سے انی جاتی ہے اور اس کا گوبر اور پیشاب تک پاک سمجھتا ہے لیکن ایک بچہ انسان کی ایسی درد شا کی جاتی ہے کہ چونکون اور رسوئی خانون مین اون کا داخل ہونا ہی دہرم کے خلاف سمجھا جاتا ہے۔ کوئی ایسا منش ہی ہندوؤن یا آریاؤن مین ہے کہ جو ان لوگون کو اس غلامی سے عملاً آزاد کرنے کی کوشش کرے۔ رہتیون کو اپنی قوم مین شدہ کر کے داخل کرتے ہو۔ لیکن ان سابق شدہ شدگان کی یہ درگت ہو رہی ہے کہ الامان اکیا اس زندہ نظیر سے یہ امید کی جا سکتی ہے کہ جو شرے مذہبی رہتئے شدہ ہو کر ہندوؤن مین کوئی عزت پا سکین گے۔ بجائے اس کے کہ ہندو یا آریہ رہتیون کے ساتھ میل ملاپ تیار کرنے کو تیار ہین ان شودرون کے ساتھ کیون برابری کا میل ملاپ نہین کرتے اور کیون انہین برہمنون یا کھتریون کے ساتھ ساتھ چلنے نہین دیتے۔

دہرمپال جی کو تو خوش خوش ملا لیا گیا اور ایک چھورہ یا نائی کے ساتھ ابھی تک وہی کدورت اور وہی نفرت ہے، جو بالفعل منوجی کے وقت مین تھی۔

بہ بین تفاوت رہ از کجا است تا بکجا۔

آریہ صاحبان کا سب سے پہلا کام یہ ہے کہ وہ یہ روک توڑین اور اپنے منوہر وکھانون سے یہ طلسم توڑ کر اپنی جماعت کی آسودگی اور کشادہ دلی کا باعث ہون۔ ہندو مت پر یہ ایک ایسا الزام ہے جس سے ان کی ابتدائی تنگ دلی ظاہر ہوتی ہے افسوس کہ ہندوؤن کی صحبت نے مسلمانون کو بھی مارا اگرچہ ان مین ایسا غلو نہین لیکن پھر بھی کچھ نہ کچھ اثر پایا ہی جاتا ہے۔ حالانکہ وہ مذہب اسلام کے اصولون کے صریح خلاف ہے۔

دہرم پال جی نے اپنی کتاب نخل اسلام مین یہ ادعا کیا ہے۔ کہ مذہب اسلام یا مسلمانون کے ہندوستان مین آنے سے ہندو دہرم یا ہندو قوم مین چند برائیان پیدا ہو گئی ہین ورنہ وہ تو فرشتے تھے۔

فرمایئے یہ شودر برن بھی اسلام نے ہی بنایا تھا۔ اُس وقت مسلمان کہاں تھے۔

راقم صائب

ایک افتراء کی تردید

ایڈیٹر اہل حدیث امرتسر کیم اکتوبر سنہ ۹ء کے اخبار مین صفحہ ۳ پر ایک ریویو کا جواب (جو قاضی اکمل صاحب ایڈیٹر بدر نے لکھا ہے) لکھتے

ہوئے یہ قطعہ لکھا ہے کہ "خدا کی شان یہ اس بزرگ کی اُمت ہے جس کا گذارہ ہی کتب فروشی پر تھا۔ یہاں تک کہ بہت سے خریداروں کی قیمتیں بھی کفن میں لپیٹ کر لے گیا" یہ فقرہ نہایت جلتے ہوئے قلب سے نکلا ہوا ہے اس واسطے راستی کا ایک شمہ بھی اس میں نہیں رکھا گیا۔ لہٰذا میں اس سے پوچھتا ہوں کہ تم نے کتنی براہین خریدی تہیں یا تمہارے خاندان میں یا تمہارے شہر میں یا تمہارے وابستگان میں کون کون شخص اس کا شاکی ہے پہلے اس کی تشریح تو کرو ورنہ اس جھوٹ کی نجاست سے تمہارا اخبار کیا تمام دفتر ناپاک ہو گیا جلدی اس کو دہو کر صفائی کرو۔ ادہر کان دہرو تمہاری بہول کا علاج یہاں ہے۔ ۱۸۹۷ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اشتہار اسی غرض سے شائع کیا تہا کہ نااہل لوگ جلد بازی کر کے براہین احمدیہ کی قیمت کے شاکی ہیں۔ کہ پانچواں حصہ ہم کو ابھی تک نہیں ملا۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا اشائع کیا جاتا ہے کہ جس کے پاس ہماری کتاب براہین احمدیہ ہو اور وہ اسے رکھنا نہ چاہتا ہو تو وہ فوراً ہم کو کتاب بہیجدے یا کسی ہمارے دوست کے ہاتھ جو اس کے قریب ہو اپنے اطمینان پر دیدے ہم اس کی قیمت بذریعہ ڈاک روانہ کر دیں گے اور اس کے بعد بھی اگر کوئی شکایت قیمت براہین کی کرے گا تو وہ مانند اتریس اپنی روسیاہی آپ خریدے گا اس اشتہار کی اشاعت پر بہت سے احمدی احباب نے ایسے لوگوں کو جو کتاب کے پانچویں حصہ کا مطالبہ کرتے تہے۔ قیمت لیکر کتاب واپس لے لی اور ایسے شکایت کنندگان کا وجود ہی گویا دنیا سے معدوم کر دیا گیا بجز ایسے بےحیا لوگوں کے جیسے ڈاکٹر عبد الحکیم خان وغیرہ جن کو اپنی عناد نے مجبور کر رکھا ہے کہ خواہ مخواہ لوگوں کو بدظن کرنے کا اصول قائم کریں اور کوئی کتاب کی قیمت مانگنے والا باقی نہ رہا۔ حقیقۃ الوحی میں بھی حضرت ممدوح نے یہ اشتہار شائع فرمایا کہ جس کے پاس کتاب ہو اور وہ رکھنا نہ چاہے گو اس نے ایک طرح کا فائدہ بھی اس سے اُٹھا لیا ہے۔ اگر وہ پھر بھی صحیح و سالم کتاب پیش کر کے قیمت لے سکتا ہے۔ جس پر کوئی آج تک ایسا قیمت واپس لینے والا نہیں بولا۔ صرف عناد کے طور پر ایڈیٹر اہل حدیث یا عبد الحکیم خان چلاتے ہیں خدا جانے ان کا کیا بگاڑا ہے۔ بگاڑا تو کچھ نہیں صرف حسد کی آگ ہے جسمیں خود بخود پڑ کر خود ہی جل رہے ہیں ؎

بمیر تا برہی اے حسود کین رنجیست
کہ از مشقت او جز بمرگ نتوان رست

مجھے حضرت مغفور کا ایک وقت اس بارہ میں قسم کہانا یاد آگیا مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم مسجد خورد میں حسب معمول بیٹھے ہوئے تہے۔ کہ آپ بھی تشریف لائے اور ایک ورق کسی کتاب کا آپنے خود ہی پڑھ کر ان کو سنایا اور اثنائے گفتگو میں فرمایا۔ کہ "مولوی صاحب مجھے خدا کی قسم ہے اور وہی بہتر گواہ ہے اور اس سے بڑھ کر کس کی گواہی معتبر ہو سکتی ہے کہ میں نے ایک ورق بھی کبھی تجارت کے خیال سے نہیں چھپوایا جس قدر کتابیں ہیں سب خلق اللہ کی بہتری کے لئے لوجہ اللہ چھپوائی ہیں اور میں اپنی طرف سے مفت ہی دیتا ہوں کچھ لوگ ہیں جو قیمتاً خرید کر لیتے ہیں بہت سے لوگ غربا آتے ہیں اور وہ مُفت ہی لیجاتے ہیں۔ آیندہ طبع کیلئے سامان مہیا کرنے کو قیمت رکھی جاتی ہے اور بہت کم لوگ ہماری کتابیں خریدتے ہیں" یہ بیان میرا صحیح ہے اور اس کو دروغ وہی تصور کرے گا۔ جس کو جہوٹ سے پیار ہو اور میں حضرت ممدوح کی طرح اس بیان کی تصدیق کے واسطے ہر طالب قسم کی تسلی کرنے کو موجود ہوں جہاں وہ چاہے۔ مجھ سے اس قسمیہ بیان کی تصدیق میں قسم لے سکتا ہے۔ مگر اہل حدیث اس کو بہی غلط ثابت کرنے کی کوشش کریگا کیونکہ اس کے خمیر میں کذب رچا ہوا ہے۔ المرء یقیس علے نفسہ۔

ہم نے متعدد مرتبہ جتلا دیا ہے کہ یہ کتب خانہ تجارتی نہیں۔ اسی وجہ سے قیمت میں کسی طرح کی کمی بہی نہیں کر سکتے نہ کبھی اس قسم کا اشتہار ہماری طرف سے شائع ہوا ہے۔ قیمتیں براہین حصہ پنجم کی اور نزول المسیح اور نجم الہدےٰ وغیرہ کی جو مقرر کی گئی ہیں ان سے بھی صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ قیمت تجارتی لحاظ سے ہرگز نہیں ہو سکتی پہلے جو براہین احمدیہ کی قیمت پانچ سے سو تک رکھی گئی تہی اس سے غرض اور مراد صرف آلہی کارخانہ کی امداد اور وہ اس کی شاخیں جو خدا نے جاری فرمانے کا ارادہ کیا تہا شاداب کرنی منظور تہیں سو وہ ہوئیں اور انہیں کو دیکھ کر ثناء اللہ کی رگ و پے میں حسد کا خون بحد جنون جوش مار رہا ہے اور ثناء اللہ کو تو شکر گزار ہونا چاہیئے تہا کیونکہ اس نے اس سلسلہ کی مخالفت میں کتابیں اور اخبار جاری کر کے بہت کچھ اپنی حیثیت بنالی ہے اور وہ خوش ہے کہ میں نے یہاں تک تکذیب میں زور قلم دکھایا ادہر ہم خوش ہیں کہ ایک دشمن صدق کے ہاتھوں آلہی سلسلہ کی شہرت ہو رہی ہے۔ اس کے متعلق ایک عجیب واقعہ سناتا ہوں امرتسر کے بازار میں دو شخص جنگ مقدس کے بارہ میں آپسمیں جھگڑتے تہے۔ ایک کہتا تہا الحق مع آل محمدؐ۔ دوسرا کہتا تہا۔ الحق مع آل عیسےٰ۔ یعنے ایک حضرت اقدس کی فتح کا اقراری تہا۔ دوسرا عبد اللہ آتہم کی فتح کا خیال تہا بازار میں ایک منشی صاحب جاتے تہے انہوں نے کہا کہ کیا کہتے ہو دونوں نے اپنا حال تنازعہ بیان کیا منشی صاحب نے کہا کہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ عیسائی کے مقابل مسلمان کی فتح نہ ہوئی ہو اصل بنائے تنازعہ کیا ہے دونوں نے تقریرات مندرجہ جنگ مقدس کا حوالہ دیا منشی صاحب نے جنگ مقدس کو پڑہا تو صاف صدق ظاہر ہو گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد مجھ کو حضرت امام نے بعض اشیاء کے خرید لانے کا حکم دیکر امرتسر روانہ کیا۔ واپسی کے وقت ریل میں ایک شخص کو دیکھا کہ وہ قادیان کو آتے ہیں میں نے باعث دریافت کیا تو انہوں نے اس واقعہ کا جو اوپر مذکور ہوا بیان کیا اور کہا کہ صرف ان دو اشخاص کی پرخاش نے مجھے اس راستہ پر چلایا ہے کہ اب قادیان بیعت کے واسطے جاتا ہوں ان کا نام منشی عباس علی صاحب ہے۔ منشی بہادر علی صاحب سپروائزر پنشنر امرتسر کے فرزند ہیں۔ ریل کے اسٹیشن پر مال گودام کو صیغہ میں آجکل کام کرتے ہیں جا کر پوچھ لو۔ تا سیہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد۔

الراقم مہدی حسین خادم المسیح مہتمم کتب خانہ از قادیان

(باقی پھر سہی)

آریہ سماج ایک پولیٹیکل باڈی ہے

مہاتما منشی رام آریہ سماج کو ایک ریلیجس باڈی ظاہر کریں۔

راجپوت گزٹ کا ایڈیٹر آریہ سماج کے پولیٹیکل باڈی ہونے سے انکار کرے۔ مگر بات وہی ہے جو واقعات ثابت کریں یہ مسلمہ امر ہے کہ اخبارات کسی قوم کے عندیہ خیالات اور جذبات کا پورا اظہار کرتے ہیں۔ اب دیکھئے۔ پنجاب میں جس قدر اخبارات پر سڈیشن کا جرم عائد ہوا ان سب کے اڈیٹر آریہ ہیں۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ پولٹیکل اخبار تہے اچھا مذہبی اخبار سے لیں۔ ہندوستان میں آریوں کے اردو میں دو ہی مذہبی اخبار ہیں۔ اول پرکاش لاہور۔ اور دوم مسافر آگرہ۔ پرکاش میں تمغہ یافتہ پنڈت دینا ناتہہ کا وجود ہی ہمارے عنوان کا کافی ثبوت ہے۔ رہا مسافر آگرہ وہ اپنے نوٹس میں سے ایک کا عنوان "الڈرڈ قربان" رکھتا ہے۔ الڈرڈ جیسے مجرم کو جو اعانت جرم میں ایک سال کے لئے سزایاب ہوا ہے شہید اور قربان ہونیوالا کہنا آریہ ہی بتائیں کیا معنے رکھتا ہے پھر دو گواہ وہ بھی گھر کے ہی پیش کرنا اس ڈگری کے لئے کافی ہیں کہ "آریہ سماج ایک پولٹیکل باڈی ہے"

آٹے کے ساتھ گھن بھی پسجاتا ہے

جب یہ امر پایۂ ثبوت کو پہونچگیا کہ ایسے ہندی اخبارات خواہ وہ مذہبی ہی کیوں نہ ہوں پالٹیکس سے لبریز ہوتے ہیں اور ان کا مطالعہ نوجوانوں کے دل میں سڈیشن کے کرم پیدا کرتا ہے۔ تو یہ ضروری معلوم ہوا۔ کہ سرکاری بورڈنگ ہوسوں میں ان کا داخلہ بند کیا جائے۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ پرنسپل صاحب نے میڈیکل بورڈنگ ہوس لاہور میں مذہبی اخبارات کا داخلہ بند کر دیا ہے۔ آریوں کی حرکات نے دوسرے مذہبی اخبارات کو بند کر دیا مگر ہم صاحب پرنسپل کی خدمت میں عرض کریں گے۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا آریہ سماجی پالٹیکس سے کوئی تعلق نہیں بلکہ بدقسمتی سے جیسے اخبارات تو سڈیشن کے جرمز کے لئے کرم کش دوائی ہیں۔

آریہ سماجی ہی فساد کی جڑ ہیں

جنوبی افریقہ میں ہندو مسلمان متفق ہو کر بستے تھے - ان میں کبھی فساد نہیں ہوا - مگر ایک آریہ سماجی واعظ پہونچ گئے آپکا نام نامی شنکرانند ہو جھٹ دیانندی چال شروع ہوئی - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ کلمات کہے گئے - مقدمہ ہوا مجسٹریٹ صاحب نے فیصلہ میں لکھا یہ پہلا موقعہ ہے کہ ہندو مسلمانوں میں فساد ہوا ہے جب سے یہ سوامی آیا ہے اس وقت سے فساد ہے پھر سوامی جی کو آئندہ پر چار بند - افسوس کہ آریوں کے پاس سوائے گندہ دہانی اور بدزبانی کے جسکی سزا بھی انہیں ملجاتی ہے اور کچھ رہا ہی نہیں آئے بھی تو کہاں سے - ؎

جو دل میں اپنے ہوتا ہے زبان پہ وہی آتا ہے -

اب سوامی جی ایک اور دیانندی ہتھیار استعمال کر رہے ہیں یعنے ہندوؤں نے مسلمانوں کو بائکاٹ کر دیا ہے - دیکھیں مسلمان کیا جواب دیتے ہیں

رسّی دراز

ہمارا خیال تھا کہ ... امرتسری منکر منہ مانگا یعنے حرامزادہ کی رسی دراز کا فیصلہ پا کر ڈوب نہیں مریگا تو خاموش ضرور ہو جائیگا - مگر موروثی اور جبلی عادت کہاں جاتی ہو تازہ پرچہ المحدیث میں قاضی اکمل صاحب کے ایک ریویو پر اس نے خوب اپنی فطرت کا اظہار کیا ہے - ادھر ادھر کی باتیں لکھکر حضرت مسیح موعود کو گالیاں دی ہیں - اگر قرآن کریم عن اللغو معرضون کا حکم نہ دیتا تو ہم بھی امرتسری اسپوؤں کا ضبطہ کھولدیتے اور ایک ایک اسپو ملاّئی کو ایسا کاٹتا کہ بچپن اور شاگردی استادی کا زمانہ یاد آ جاتا - مگر ہمیں ابتک خیال ہے کہ شاید باز آجاوے ورنہ جاہل بندر کے لئے ہمارے پاس فلاسفر قلندر ہے - اور

کرائے کا ٹٹو

اور ہم نے ثنار اللہ کے دوستوں سے یہ سنا ہے کہ وہ جب کہیں جاتا ہے جھٹ پہلے کرایہ منگوا لیتا ہو اور کتابیں لکھتا ہے - تو یہ غرض ہوتی ہے کہ جس طرح ہو میری کتاب پہلے نکل جائے اور پیسے خوب وصول ہو جاویں اور یہ کہ جس طرح روپیہ کمانے کے لئے وفترا اندر سے برساتی مینڈکوں کی طرح کتابیں نکلتی ہیں یہی حال ثنار اللہ کا ہے اور ہم نے خود بھی اس کی کتابیں پڑھ کر دیکھی ہیں - سوائے مذاق اور فطری اظہار کے عالمانہ جوابات بہت کم ہوتے ہیں - کہیں قافیہ تنگ ہوتا ہے تو حلوے کا سوال کرتا ہے بھلا آریہ جنھوں نے پوپوں کی حلوا پوریاں بند کر دیں ایک ملاّ کی کب سننے لگے اصل بات یہ ہو کہ ضمیر فروش انسان خدالگتی بات محض اس وجہ سے نہیں کہہ سکتا کہ کتاب نہیں بکیگی ورنہ وفات مسیح کا قائل ہونا اور کتاب میں نہ لکھنا کیا معنے رکھتا ہے اور طرفہ یہ کہ سارٹیفکیٹ حاصل کرنے کی خواہش سے حیات مسیح کا ثبوت دینے کے لئے بھی کھڑا ہو گیا - شرم!

اپنے منہ میاں مٹھو

شیعہ نواب کے جذبات کو حضرت امام حسین کے متعلق غلط بیانی کر کے بھڑکا دینا اور سارٹیفکیٹ حاصل کرنا تو ثنار اللہ کے لئے باعث فخر تھا ہی مگر اب یہ ثنائی مشین کی راگنی کا الاپ نیا ہے - اگر اس سے تفسیر ثنائی مراد ہے تو اس کے متعلق بعض علماء نے لکھ ہی دیا ہے کہ کیسی ہے اور جو خیالات افشا کئے ہیں اُنپر فتوے کفر لگ چکا ہے - رہے مباحثات ان کے ذکر سے بہرے ہمارے المحدیث خوش ہو جاویں مگر رازدان اور واقفکار تمہاری قلعی کھولے بغیر نہیں رہ سکتے -

مباحثہ دیوریا میں سے اگر مولانا ابو رحمت حسن کے نوٹ اور کہیں صاحب کا محاکمہ جسمیں براہین احمدیہ سے اقتباسات درج ہیں اور صریح حضرت اقدس کے معاہد مذکور میں نکالدیا جاوے تو پتہ چل جاتا ہے کہ جو شخص الہام کی تعریف تک اچھی طرح نہیں کر سکتا وہ الہامی کتاب لکھنے کا کہاں تک مجاز ہے - مباحثہ نگینہ کی خنج کی پگڑی ہمارے دوست ماسٹر عبد الرحمان صاحب کے سر بندھنی چاہیئے کیونکہ جو اعتراض تم نے وہاں کیا ہے - ماسٹر صاحب نے وہی بعینہ اپنی کتاب اختیار الاسلام میں لکھا ہے یعنے وہ واہ بیاہ کیوں نہیں ہو سکتا - نیوگ کیوں ہو - پھر تمہاری تقریر زینت کی حضرت اقدسؑ کا یہ شعر ہوتا ہے - ؎

جمال وحسن قرآن نور جان ہر مسلمان ہے -

اب یہ انکار کہ میں حضور کیا حضور کے خدام کی تصانیف اکتساب نہیں کرتا تمہارا صریح جھوٹ نہیں تو اور کیا ہے -

ایک اور سارٹیفکیٹ

ان تم چلتے پرزے ...... ضرور ہو - جب حضرت مسیح نے سب سے پہلے نیوگ پر بحث کردی اور آریوں کا ناک بند کر دیا تو تم اور تمہارے ہم مشربوں نے دکھتی ہوئی جگہ کو پکڑ لیا اور بنیاد پر دیواریں اُٹھالیں - اون میں چونہ اور گارا ہمارا - تم کافر نعمت ہو کہ منکر ہو؟ ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ تم کو بچپن سے ہی شاعری میں کمال ہے اور موقعہ کا شعر خوب پڑھتے ہو - یہ سند مبارک ہو (ایڈیٹر)

بے علمی اور ہٹ دھرمی

تھوڑے عرصہ سے لالہ دینا ناتھ آریہ قرآن اور پالیٹکس کی سرخی کے نیچے بہت سی غلط بیانیاں کر رہے ہیں اور وہ یہ ظاہر کرنیکی کوشش کرتے ہیں کہ قرآن شریف نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ کفار پر غالب ہونے کے لئے انکو ہر طرح کی تکالیف اور دکھ دو - اور اس کے ثبوت میں وہ قرآن شریف کی بعض آیات کو آگے پیچھے جوڑ توڑ کر پیش کرتا ہے -

افسوس ہے کہ باوجود بہت سے جواب ایسی غلط بیانیوں کے متعلق جہاد کے اعتراضوں کے جواب میں رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے قادیان میں سے نکلتا ہے دیئے جا چکے ہیں مگر یہ لوگ تحقیق سے کچھ بھی کام نہیں لیتے ہم ایسے لوگوں سے کہاں تک مغزخوری کرتے جاویں ایک بات جس پر شاید بیسیوں بحثیں ہو چکی ہوں اور کوئی کچھ بھی جواب نہیں دیتے اور نہ ہی ان سے کچھ فائدہ اُٹھاتے ہیں لیکن تھوڑی دیر کے بعد پھر اسی بات پر وہی پہلا اعتراض کرنا شروع کر دیتے ہیں - ؎

جل رہو ہیں یہ سبھی بغضوں میں اور کینوں میں -
باز آتے نہیں ہر چند ہٹایا ہم نے

بڑا افسوس ہو کہ یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ پر جو دردناک ظلم ناحق کئے گئے ان کی طرف تو کچھ بھی خیال نہیں کرتے محض خدا کا نام لینے اور اس کی منادی کرنے کے بدلے میں کفار نے جو جو ظلم اور دکھ بیچارے مسلمانوں کو پہنچائے ان کی ذکر سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں بیچاری بے زبان عورتوں کو ایسی شرمناک تکلیفیں دی گئیں کہ ان کو ننگا کر کے انکی شرمگاہ میں برچھے مار مار کر انکو ہلاک کیا گیا اور بعض کی ٹانگیں دو اونٹوں سے باندھ کر ان کو مخالف سمت میں دوڑا کر چیر دیا گیا اور اسی طرح مردوں کو بھی ایسے ایسے خوفناک دکھ دیئے گئے جن کے خیال سے انسان کا دل نکل جاتا ہے تاریخیں ایسے واقعات سے بھری پڑی ہیں جن کے پڑھنے سے بے اختیار آنکھوں سے آنسو نکل پڑتے ہیں - بیچارے مسلمان اگر ان کے ظلموں سے تنگ آکر کسی دوسرے ملک میں پناہ لینے کے واسطے چلے جاتے تو ان کو پکڑنے کے لئے وہاں تک پہونچتے کئی دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے بڑے حیلے کئے گئے مگر خدا اپنے فضل سے اون کی حفاظت کرتا رہا -

تعجب ہے کہ اسپر بھی معترض صاحب ایسے مجرموں اور بیشمار ظلم کرنے والوں کے لئے کچھ بھی سزا مقرر نہیں کرتے اور حالانکہ یہ دردناک مظالم کسی سلطنت کے ماتحت رہ کر کئے جاویں تو ایسے مجرم کی سزا قتل سے بھی بڑھ کر کسی سزا کے مستحق ہیں لالہ دینا ناتھ صاحب ذرا انصاف سے بتا دیں کہ جب ہر طرح سے عاجز مسلمانوں پر ظلم کئے جاتے ہوں یہاں تک کہ وہ مجبور ہو کر اپنے پیارے گھر بار چھوڑ کر نکل جاویں لیکن اس پر بھی دشمنوں کے دل ٹھنڈے نہ ہوں بلکہ وہ ہر طرح سے انکو نیست و نابود کرنے کی فکر میں لگے رہتے ہوں اور ہر طرح کی شرارت کی آگ ان کے چاروں طرف بھڑکاتے رہیں چنانچہ میور جیسا متعصب بھی لکھتا ہے کہ آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ میں آ کر کل عرب کی قوموں کا مقابلہ کرنا پڑا - تو اب سوال یہ ہے کہ کیا ایسی خطرناک حالتوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ضروری نہ تھا کہ وہ اپنی

اور مہاجرین اور انصار کی حفاظت کے لئے کفار کے بد ارادوں سے واقفیت رکھنے کے لئے ہوشیار اور خبردار رہیں یا کیا آپ لوگوں کے نزدیک یہ انصاف تہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اپنے دشمنوں کے آگے قتل ہونے کے لئے اپنی گردنیں رکھدیتے کیا اتنے دکھ اور ظلم اٹہاکر بہی اپنی حفاظت نہ کرتے کیا دنیا مین کوئی شخص ہے جو دشمنوں سے بچنے کے لئے اپنی حفاظت نہین چاہتا کمزور سے کمزور انسان بہی دکھوں اور ظلموں سے تنگ آکر آخر مرنے مارنے کو تیار ہو جاتا ہے اپنی حفاظت تو حیوانوں اور بے زبان جانوروں کی نظر مین بہی ہے دیکھو ایک مرغی بہی اپنے بچوں کی حفاظت کے لئے آخر تنگ آکر بلی اور کتے پر خطرناک حملہ کرنے پر مجبور ہو جاتی ہے۔ بھلا انصاف سے تو سوچو کہ ایسی باتوں کو پالٹیکس سے کیا تعلق ہے آپکے ہان راجہ رام چندر صاحب تو صرف ایک عورت کے بہکائے جانے کے بدلے مین راون وغیرہ پر ہر طرح کے ظلم روا رکھنے اور اس کا گہربار اور شہر تک جلا دینے مین حق بجانب اور تعریف کے لائق سمجھے جاتیں اور اب تک راون وغیرہ کو جلاکر خوشی کی جاوے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی عاجز جماعت جو ان سے ہزارہا درجہ زیادہ مظلوم تہی وہ اگر بے سروسامانی کی حالت مین بہی محض اپنی حفاظت کے لئے دشمنوں کا مقابلہ کرے تو حق بجانب نہ سمجھی جاوے کیا انصاف اسی کا نام ہے ؟۔

سارے قرآن شریف مین ایک آیۃ بہی ایسی نہین ہے جسمین ناحق کفار کے ساتھ لڑنے کا حکم دیا ہو۔ مسلمانوں کی جانین جب سب طرف سے خطرہ مین تہین اور دشمن ہر طرح سے انکو نیست و نابود کرنا چاہتے تھے تو ایسی بے بسی کی حالت مین اللہ تعالیٰ نے جو ہمیشہ مظلوموں کی مدد کرتا ہے ان کو آزادی حاصل کرنے اور دشمنوں سے اپنی حفاظت کے لئے مقابلہ کرنے کا حکم دیا اور ان کی ہر قسم کی تنگیوں کو دور کرنے کے لئے اپنی نصرت کا وعدہ فرمایا اور یہ تمام لڑائی کے احکام ان لوگوں کے بارے مین ہین اول وہ جو خود مسلمانوں پر حملہ آور ہوں۔ دوم ان لوگوں سے جنھوں نے دغابازی کی اور معاہدوں کو توڑ کر اسلام کو نابود کرنے کے لئے دشمنان اسلام کے ساتھ ہوگئے۔ سوم ان لوگوں سے جو مسلمانوں کو اور ان کے بچوں کو اور عورتوں کو ہر طرح تکالیف دیتے رہتے ہوں پہر ان تمام احکام کے ساتھ ہی ہر طرح کی زیادتی کرنے سے منع کیا ہے ذرا قرآن شریف کی کل آیات کو جو کفار سے لڑنے کے متعلق ہین غور سے پڑہو اور دیکھو کہ ان مین کس طرح سے کفار کے ظلموں اور زیادتیوں کا ذکر کیا ہے اور ساتھ ہی مسلمانوں کو کیسے کھلے الفاظ مین حکم دئے ہین کہ جو کفار ان ظلموں اور شرارتوں سے باز آجائین اور تمہارے ساتھ صلح کرنا چاہین تو ان پر ہرگز کسی قسم کی بہی زیادتی نہ کرو بلکہ اگر وہ تم سے مدد چاہین تو ان کو مدد دو۔ اور ان کو ان کی امن اور آرام کی جگھوں مین پہونچا دو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن شریف کے حکموں کے مطابق لڑائی مین ہر طرح کے رحم اور امن کی تاکیدین فرمائی ہین اور عورتوں اور بچوں کو اور بوڑھوں کو اور ان کو جو لڑائی مین شریک نہ ہوئے ہوں قتل کرنے یا ایذا دینے کی مخالفت فرمائی یہان تک کہ عین لڑائی مین جو مغلوب ہو جاوین ان کے قتل کی اجازت نہین دی بلکہ صلح کی اور معاہدہ امن کو قبول کرنے کی رغبت دلائی ہے باغوں اور کھیتوں کے جلانے کی سخت ممانعت کی ہے قیدیوں کو احسان رکھکر یا فدیہ لے کر چھوڑ دینے کا حکم دیا ہے اب بتلایئے کہ اس سے بڑھ کر لڑائی کی حالت مین رحم اور انصاف کیا ہو سکتا ہے۔ قرآن شریف کی کوئی آیت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث صحیح ایسی پیش نہین کی جا سکتی جسمین کسی قسم کی زیادتی یا ظلم کرنے کا حکم دیا ہو۔ بڑا افسوس ہے کہ آپ لوگ بغیر تحقیق اسلام کے پاکیزہ اور با امن اصولوں پر تو اعتراض کر دیتے ہین مگر اپنے گھر کے اندہیر کو نہین دیکھتے کہ کس طرح سے اپنے مخالفوں کے قلع و قمع کرنے کے حکم وید مین دئے ہین اور جن کے ساتھ کسی قسم کی شرط وغیرہ بہی بیان تک نہین کی جو اسلامی جہاد کے اصول سے بالکل الٹ پڑا ہوا ہے اور ہر طرح کی زیادتی اس مین موجود ہے ذیل مین چند ایک منتر مولوی ابو رحمت صاحب جو سنسکرت زبان سے بخوبی واقف ہین ان کی کتاب راہ نجات سے درج کئے جاتے ہین جو انہوں نے دیانندی بہاشا سے بمع حوالہ یجر وید لکھے ہین اب ناظرین ذرا ویدک جہاد کی سختی اور تندی کا ملاحظہ فرماوین۔

(الیسو فرماتا ہے) (۱) اے راجا جیسے مین راکششوں کے گلے کاٹتا ہوں ویسے ہی تو بہی کاٹ۔ باب ۶ منترا۔ (۲) جیسے مین لاخصلت آدمیوں کے سر پھوڑتا ہوں ویسے ہی تم بہی ان کے سر پھوڑو باب ۵ منتر ۲۳۔ (۳) اے اقبال مند راجا تو سعادتمندی حاصل کر اپنے ہم مذہبوں کے لئے سکھ پہیلا اپنے مذہب کے مخالفوں کو بھسم کر ڈال جو ہمارے دشمن کی حمایت کرتا ہے اس کو نیچے کی طرف سوکہی لکڑی کی طرح ادہر جلا جدہر سے اسکی ہوا بہی نہ آوے۔ باب ۱۳ منتر ۱۲۔ (۴) اے راجا تو دشمنوں کے ناش کرنے مین بے خوف وغیرہ ہے فدائی دلوانے جہاد کی مین تجھ کو نصیحت کرتا ہوں خاص کرتا ہوں جہاد کے لئے اور جس طرح ہوا بادلوں کو متفرق کر دیتی ہے اور سورج ہر شے کا ست کھینچتا ہے ویسے ہی تو بہی ہر شے کا ست پی۔ باب ۷ منتر ۳۷ (۵) اے بڑوں کو رلانے اور دشمنوں کو مارنیوالے غصہ ور مجاہد تجھے بجبر اور زوری حاصل ہو تیرے ہاتھ دشمنوں کو بجبر لگے باب ۱۶ منترا۔

اس کے سوائے بہی اور بہت سے منتر ہین۔ جو بخوف طوالت یہان درج نہیں کئے جاتے یہ چند ایک ہی مشتے نمونہ از خروارے کافی ہین۔ علاوہ ازین اس قسم کے جو شرن کرستیارتھ پرکاش کے لکھنے سے پہر یاد دلایا گیا ہے اور طرح طرح کے پیرایوں مین موجودہ ہندوؤں کو سست اور کمزور بناکر ان کی تنگی کی وجہ اس طرح ان کو جتلائی ہے۔ کہ جب سے غیر اقوام گوشت خور اور شراب خور مسلمان اور عیسائی اس ملک مین آئے ہین۔ تب سے آریہ ورت کے لوگوں کی مصیبت بڑھ رہی ہے (واہ صاحب اپنا کہایا پیا ہضم کیا آریہ ورت مین شراب خور لوگ نہین تہے خیر وہ استنے تو تہے) بہلا ایک لیڈر یعنی دیانند جیکی باتین اس کی قوم کو واجب اطاعت ہین۔ جب ان کی تنگی کے موجبات کہول کر ان کے سامنے رکہتا ہے تو وہ بہلا اس کے دور کرنے کے لئے کیا کچھ نہ کرنا چاہتے ہوں گے انسان جو طبعاً تنگی کو ناپسند کرتا ہے ضرور اس کے دور کرنے کا خواہشمند ہوگا پہر جبکہ ایک لیڈر نے موجبات بہی تنگی کے بتلا دئے ہوں)

یاد رکہو دنیا مین اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے ہر طرح کے دنیاوی ظلم اور دکھ برداشت کرکے بہی اپنے دشمنوں سے ہر طرح کی نرمی اور سلوک کا حکم دیا ہے اور اگر کفار مسلمانوں کو خود تلوار سے ہی نیست و نابود نہ کرنا چاہتے۔ تو اس کو ہرگز تلوار سے مقابلہ کرنے کی ضرورت نہ پڑتی اور اسلام کو اپنی ترقی کے لئے ہرگز کسی تلوار کی ضرورت نہ تہی اور یہ جو کہتے ہین کہ اسلام جبر سے پہیلا ہے یہ سخت غلط ہے۔ جیسا کہ مین پہلے بہی بیان کر آیا ہوں۔ قرآن مین ایک بہی حکم مذہب کے لئے جبر کا نہین ہے بلکہ ہر طرح نرمی اور عاجزی حسن اخلاق کا حکمدیا ہے اور صاف کہدیا ہے کہ دین کے قبول کرنے مین کسی کا جبر نہین ہے اور ہزارہا غیر مذاہب کے مصنفوں نے بہی بڑی بڑی کتابین لکھ کر یہ اقرار کیا ہے کہ اسلام ہرگز جبر سے نہین پہیلا۔

اسلام مین اخلاقی اور روحانی قوت جاذبہ جو ترقی کی جڑ ہوتی ہے اس سے زبردست ہے کہ آخر بڑی بڑی فاتح قوموں نے بہی فتح کامل حاصل کرنے اور استقلال کامل پانے کے بعد بہی اپنی مفتوح قوم (یعنی مسلمانوں) کا دفعتہً مذہب اختیار کر لیا۔ چنانچہ چنگیز خان اور ہلاکو خان جو زبردست بادشاہ گزرے ہین اور جو اسلام کے سخت دشمن تہے۔ ان مین سے ہلاکو خان خود اور چنگیز خان کا پوتا برکہ خان اور پہر سلطان احمد جس کا نام اسلام سے پہلے نکودار تہا اپنی سلطنت اور حکومت کے زمانہ مین ہی اسلام مین آگئے اور پہر تمام تاتاریوں مین اسلام پہیل گیا اور اوائل مین ہی جب مسلمان سخت عاجزی کی حالت مین تہے اسی روحانی قوت جاذبہ سے ہی اسلام نے بہت سے دلوں پر فتح پائی۔ چنانچہ شاہ حبشہ یعنی ایسینیا کا بادشاہ اسی اثر سے گرویدہ اسلام ہوا۔ اور بصدق دل مسلمان ہوگیا۔ ہرقل شاہ حمص نے جو ملک شام مین واقع ہے اسی سے متاثر ہوکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا نبی کہا اور اسلام کے اصولوں کی از حد تعریف کی اور اٹلی کا ایک بڑا

پوپ صنغاط نامی بصدق دل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا اور اسی کشش سے مقوقش شاہ اسکندریہ نے بھی اسلامی اصولوں کی بہت تعریف کی اور کہا کہ بے شک آپ سچے نبی ہیں اور بہت سے تحفے آنحضرۃ کی خدمت میں بھیجے جن میں ایک سفید رنگ کا اونٹ بھی آنحضرۃ کی سواری کے لئے تہا۔

غرضیکہ میں اسلام کے باامن اور دلکش اور پاکیزہ اصولوں کے اثر کا کہاں تک بیان کروں اس نے توکسی زمانہ کو بھی اپنے ایسے اثر سے خالی نہیں چھوڑا۔ آج اس زمانہ میں بھی جبکہ دنیا حقیقت کو چھوڑ کر طرح طرح کی غلطیوں اور ظلمتوں میں پڑی ہوئی تہی۔ خدا نے اپنے وعدہ کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد...... علیہ الصلوۃ والسلام کو مہدی اور مسیح بنا کر بھیجا اور ہر طرح سے اسلام کے اس پاکیزہ اور باامن اثر کا ثبوت دیا اور اس امن کے شہزادے نے ایسی پاکیزگی اور سلامتی کی روح پھونکی کہ لاکھوں انسانوں کو اس کا گرویدہ بنا دیا اور ہر طرح سے اس بات کا ثبوت دیا کہ اسلام کا اصل منشاء اور مقصد یہی باامن زندگی خدا کی فرمانبرداری میں بسر کرنا ہے اسی کی روح کے اثر نے کابل جیسے سرکش زمین کے آدمیوں کو بھی پاکیزگی اور امن کی زندگی کی حقیقت بتلائی جس سے وہ ہر ایک غلطی سے بیزار ہوئے اور ان کے اندر پاکیزگی اور سلامتی کا نور بہر گیا اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح جانیں دینے سے بھی انکار نہ کیا عبد الرحمان نے دردناک قتل کو منظور کیا اور مولوی عبد اللطیف صاحب شہید نے جو کابل کے بادشاہوں کا شاہی مولوی تہا جو اپنے ہاتھ سے ان کے سر پر تاج رکھتا تہا اسی حق کی خاطر سنگسار ہونا قبول کر لیا اور کہا کہ کابل کی زمین میرے خون کے اشتہار کی محتاج ہے۔ چنانچہ اس کا اثر ایسا ہوا کہ اون کی وفات کے بعد ہزارہا لوگوں کو سمجھ آئی اور ان میں سے بہتوں نے خدا کے مسیح کے ہاتھ پر اپنی غلطیوں سے توبہ کی اور بعض ہجرت کر کے قادیان میں آ گئے۔ ایسا ہی بہت سے تعلیم یافتہ نیک دل ہندو اور سکھ وغیرہ صاحبان بھی جن میں سے بعض اچھے مالدار اصحاب بھی ہیں۔ اسلام کے باامن اور روحانی اثر سے متاثر ہو کر خدا کے مسیح کے ہاتھ پر تائب ہوئے اور وہ اس لذت سے ایسے بھر گئے جو اب وہ اسلام کی خدمت میں ہر طرح سے کمر بستہ ہیں یہی اسلامی باامن اور روحانی کشتی ہے جسکی نمایاں ترقی بنگال میں ہونے کا اعتراف کئے بغیر لفٹنٹ گرنل گرجی بھی نہیں رہ سکے۔

اب لالہ دینا ناتھ صاحب انصاف اور غور سے فرماویں کہ اسلام کی ہزارہا ایسی ترقیاں جن میں سے مشتِ نمونہ از خروارے میں نے لکھی ہیں کس جبر اور تلوار سے ہوئیں بڑا افسوس ہے کہ معترض صاحب خوبیوں کو تو نہیں دیکھتے اور محض اپنی کم سمجھی اور تعصب کی وجہ سے بغیر تحقیق اعتراض کر دیتے ہیں۔ آپ لوگوں کو چاہیئے کہ اعتراض کرنے سے پہلے پوری تحقیق سے کام لیا کریں اور جو جوابات کسی اعتراض کے متعلق پہلے دئے جا چکے ہوں انکو مدنظر رکھ لیا کریں تاکہ بے ہودہ سمع خراشی نہ ہووے مثلاً آج کل جہاد کے مضمون کو ہی پھر آپنے ایک نئی سرخی قرآن اور پالیٹکس کی اختیار کر کے از سر نو لکھنا شروع کر دیا ہے حالانکہ اس کے متعلق بہت سے جوابات جہاد کی بحثوں میں دئے جا چکے ہیں اور اب بھی چار پانچ ماہ سے پھر آپ جیسے خواب غفلت میں پڑے ہوؤں کو ہوش میں لانے کے لئے رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں جو قادیان سے نکلتا ہے اشاعۃ اسلام کی سرخی کے نیچے ان تمام غلط بیانیوں کو دفع کیا جا رہا ہے انکو بھی ذرا پڑھیں اور تعصب کو چھوڑ کر انصاف سے پڑھنے کے بعد اگر کوئی اعتراض کرنا ہو تو ہر طرح کے واقعات اور دلائل صحیحہ کے ساتھ ان کا رد کریں ورنہ محض عورتوں کی طرح طعنہ بازی سے کیا فائدہ اور اس سے آپ کو حاصل کیا ہو گا کیا آپ اپنے مونہہ کی پھونکوں سے حق اور تحقیق شدہ سچائی کے نور کو بجھا سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ آگے آپ سے ہزارہا درجہ بڑھ کر متعصبوں نے کیا کچھ حق کو چھپانے کی کوشش نہیں کی۔ جو آپ کریں گے۔ مگر ان کو ہر طرح ناکام ہونا پڑا۔ اور خدا حق کی ہمیشہ حمایت کرتا رہا اور آپ جیسوں کی غلط بیانیاں اس کا کچھ بگاڑ نہ سکیں۔ اور نہ ہی اب بگاڑ سکینگی۔ فقط

خاکسار سید محمد رشید۔ سیالکوٹی۔

پسند آیا ہے دینِ اسلام مجہ کو سارے دینوں میں
جو کہ نور میرا ہے نبوت کے خزینوں ۔۔ میں

جو داغِ یاس و حرمان بن کے میرے دل میں آیا ہے
چمکتا ہے وہی تو نور ہو کر مہ جبینوں ۔۔ میں

وہ آخر آخر کھلا اک رند بادہ نوش پر ملان!
چھپائے رکھتے تہے صوفی جسو اپنی سینوں میں

ہدایت کیا کسی کو دیں وہ خود گمراہ پھرتے ہیں
جہالت کے سوا کچھ بھی نہیں گدی نشینوں میں

جو ہیں نااہل ان کو وعظ سے کیا فائدہ ہو گا۔
کہ بیج اگتا ہے مشکل ہی سے پتھریلی زمینوں میں

بنے پھرتے ہیں لاکھوں پانچویں ہم بھی سواروں میں
مری کیا پوچھتے ہو میں نہ تیرہ میں نہ تینوں میں

جہاں کی روز خبریں مخبر صادق سناتا تہا
وہاں سے اب خبر اک بھی نہیں آتی مہینوں میں

غم اُمت کو میرے سینے ہی میں مخفی پاؤ گے
یہ ”وہ گوہر ہے جو ملتا نہیں شاہی خزینوں میں“

بس اک نعرہ ہی پہنچا دے گا بام عرش پر تجھ کو
بہت مشکل ہے ان عشق مجازی کے زینوں میں

خدا کی راہ میں جو جان دیتے ہیں وہ زندہ ہیں
لکھا ہے نام نامی ان کا شہرت کے نگینوں میں

”خیال خاطر احباب ہر دم چاہیئے ہمدم
غبار آنے نہ پائے صاف روشن آبگینوں میں“

دکھائی دے گی ذرّے ذرّے میں بستی تجھے دنیا
جو دیکھے چشم دل سے تو خرد کی خوردبینوں میں

جسے دیر و حرم میں ڈہونڈتا پہرتا تہا میں اکمل
”وہ نکلا میرے ظلمت خانۂ دل کے مکینوں میں“

بدر خواتین

اسلام میں مستورات کی عزت اور وقعت

”ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ان خوش قسمت لوگوں میں سے ہیں جن کے گھر کے تمام چھوٹے بڑے تعلیم یافتہ ہیں یہ مضمون ان کی لڑکی کا لکھا ہے ہمیں اس کے متعلق صرف اتنا کہنا ہے کہ جہاں راقمہ مضمون نے مردوں کو عورتوں کی عزت و وقعت کے لئے توجہ دلائی ہے وہاں اپنی بہنوں میں بھی وہ قابلیت پیدا کرنے کی کوشش کریں جو انہیں اس عزت کی مستحق بنائے۔“

اسلام نے جس قدر حقوق عورتوں کو دئے ہیں ان پر بہت سے مرد ہیں جو عمل نہیں کرتے۔ یہ بات میاں بیوی تک محدود نہیں ہے کہ خاوند بیوی کا حق نہیں سمجھتا اور اس کی نظروں میں اسکی کوئی عزت اور وقعت نہیں ہوتی بلکہ بیٹا ماں کی بھائی بہن کی جس عزت کی وہ مستحق ہیں ویسی نہیں کرتے اور اون کے حقوق کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ شروع ہی سے لڑکی کے پیدا ہونے سے گھر والے ملول ہو جاتے ہیں اور لڑکے کے پیدا ہونے پر خوشیاں منائی جاتی ہیں ان کے طریق پرورش میں بھی بہت فرق ہوتا ہے جس لاڈ پیار ناز سے لڑکے پرورش پاتے ہیں لڑکیاں اس کی مستحق نہیں خیال کی جاتی ہیں۔ بچپن میں جب کبھی بھائی بہن میں لڑائی ہوتی ہے تو اکثر ماں باپ لڑکے کی طرفداری کر کے لڑکی کو گھرک دیتے ہیں اس لئے بچپن ہی سے انکی نظروں میں

عورتون کی کوئی عزت اور وقعت نہین ہوتی اور وہ اپنے آپ ہی کو عزت کے مستحق سمجھتے ہین ان کے دماغ مین یہ بات سماتی ہی نہین کہ عورتین بہی کسی عزت کی مستحق ہین حالانکہ کتابون مین لکھا ہے کہ ایک دفعہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک مقام پر تشریف رکھتے تہے کہ آپ کی رضاعی مان تشریف لائین آپنے اپنی چادر مبارک جو اوڑھی ہوئی ہی آتار کر بچھادی اور اس پر ان کو بٹھایا۔ آج کل کے زمانہ مین کوئی معمولی حیثیت کا آدمی بہی اپنی سگی مان کے ساتھ بہی یہ سلوک نہین کریگا بلکہ اس مین اپنی کسرشان سمجھے گا پہر آنحضرت نے اولاد کی عزت کا یہ نمونہ دکہایا کہ جب وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لاتی تہین تو آپ ان کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے تہے یہ ایسی باتین ہین کہ کوئی مذہب اپنے پیشوا کی ایسی مثالین عورتون کی عزت اور احترام مین پیش نہین کرسکتا۔ مگر افسوس ہے کہ آجکل مسلمانون مین ہی عورتون کی کوئی عزت اور وقعت نہین ہے ہرچند وعظ نصیحت کئے جاتے ہین لیکن اس کا کوئی اثر ظاہر نہین ہوتا اس کی وجہ یہ ہے کہ بڈہے طوطے کا پڑہانا بہت مشکل ہو۔ جب تک بچپن ہی سے عورتون کی عزت دل مین نہ جمائی جاوے بڑے ہوکر صرف وعظ نصیحت سے کام چلنا مشکل ہے پس ہر ایک کے والدین کے لئے اگر وہ چاہتے ہین کہ دنیا مین عورتون کی عزت قائم ہو یہ بات نہائت ضروری ہے کہ وہ بچپن ہی سے لڑکے لڑکی کو ایک نظر سے دیکھین اور لڑکیون کی ویسی ہی پرورش کرین جیسے کہ لڑکے کی تاکہ بچپن ہی سے یہ بات ان کے خیال مین جم جائے کہ لڑکی بہی بحیثیت عورت ہونے کے عزۃ کے قابل ہے جیسے وہ بحیثیت مرد ہونے کے۔ اس بات کی زیادہ توجہ ماؤن کو چاہئے۔ یورپین اقوام مین جو عورتون کی عزت ہے اس کا یہی راز ہے کہ ان کو بچپن ہی سے ایسی تربیت ہوتی ہے جس سے عورتون کی عزت کرنا ان کی فطرت مین پڑ جاتا ہے۔ لیکن مجہو افسوس سے کہنا پڑا۔ کہ وہ اصول جوکہ دراصل مسلمانون کا ہتا۔ اسے دوسری قومون نے اختیار کرکے نہائت فائدہ اٹہایا اور زمانہ حال کے مسلمان اسے بہول گئے باوجودیکہ شریعت مین لڑکے لڑکی کا فرق کرنا نہائت گناہ ہے لیکن نہائت خوش قسمتی کی بات ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے نہائت برگزیدہ مسیح موعود کو بھیج کر اسلام کا سچا نمونہ دکھا دیا اس پاک انسان نے عورتون کی عزت کو دوبارہ دنیا مین قائم کیا اور پھر نہائت خوشی کی بات ہو کہ حضرت خلیفۃ المسیح بھی دن رات اس امر مین کوشان ہین اللہ تعالیٰ ان کی ہمت مین برکت دے اور ہم عورتون کی کمزوریون کو مغفرت فرماکر ہماری دستگیری فرمائے۔

ترقی کی نہین ہرگز کوئی امید ہے جب تک۔
خوشی لڑکے کی ہم مین اور لڑکی کا ہے غم باقی۔

راقمہ
احمدی بنت ڈاکٹر بشارت احمد بھیرہ

دینی بہنون کی خدمتین

مین ایک عرض کرتی ہون وہ یہ ہو کہ اگر آپ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا چاہتی ہو۔ تو جہان تک آپ کی طاقت اور سمجھ ہے دین کی راہ مین قدم بڑہاؤ۔ جیساکہ دنیا کی عزت کے لئے روپیہ جمع کیا جاتا ہے اور زیورات وغیرہ بنائے جاتے ہین صرف اس لئے کہ دنیا مین عزت ہو۔ تم میری بہنون یاد رکہو کہ دنیا کی عزت تو چار دن کی ہے بس اس واسطے دینی سامان مہیا کر دیجئے ہمیشہ کی عزت ہو۔ میری بہنون قرآن شریف مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وماذا علیہم لو آمنوا باللہ والیوم الاٰخر وانفقوا مما رزقہم اللہ وکان اللہ بہم علیماً۔ ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ وان تک حسنۃ یضعفہا ویؤت من لدنہ اجراً عظیماً۔

ترجمہ۔ کیا مصیبت پڑیگی ان پر اگر وہ دل سے اللہ پر اور آخری دن پر ایمان لاکر جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ان کو رزق دیا ہے اسمین سے خرچ کر دیا کرین اور اللہ ان کے دلون کو خوب جانتا ہے بے شک اس مین اللہ کچھ بہی گھٹائیگا۔ بلکہ اگر نیک نیتی سے خرچ کرین گے تو ان کے مال مین بڑہتی کریگا اور اپنے پاس سے بہت انعام بہی دیگا۔ اے میری بہنون! ہمین چاہیئے کہ دنیا کو مخصوصون کو چھوڑ دین کیونکہ ان مین سوائے ذلت کے اور اپنا قیمتی وقت ضائع کرنے کے کچھ حاصل نہ ہوگا ہمین وہ زیور اور زینتین مہیا کرنی از حد ضروری ہین۔ جن سے وہ بڑا ثواب حاصل ہو جس کا وعدہ ہمارے رب نے ہم سے کیا ہے یہ متاع دنیا نہ کسی کے ساتھ گیا ہے اور نہ جائیگا۔ میری بہنون کو چاہیئے کہ جو کچھ انہین جیب خرچ ملے یا جو کچھ اپنے دنیاوی کامون کے لئے ماہوار جمع کرتی ہین اس کا دسوان حصہ اللہ کیواسطے الگ کرین اور قادیان مین کچھ صدر انجمن احمدیہ کے ضروری کامون کے لئے اور کچھ اور کامون کے لئے مثلاً چندہ بدر یا خرید کتب سلسلہ عالیہ مین لگادین صدر انجمن احمدیہ کے اخراجات بہت بڑہے ہوئے ہین اب کیا میری نیک خیالات والی احمدی بہنون کو اس مین حصہ لینا ضروری نہین ہمارے احمدی بہائی دینی خدمتون مین کس قدر قدم بڑہا رہے ہین تو کیا خداوند کریم کے احکام بجالانا صرف مردون پر ہی فرض ہوا ہے عورتون کے لئے نہین میرے خیال مین عورتون کے لئے بہی ایسا ہی ضروری ہے جیسا مردون کے واسطے ہمین چاہیئے کہ ہم سب مل کر حسب حیثیت اپنی جیبون مین سے خدا کی راہ مین صرف کرین۔ مین امید کرتی ہون کہ میری بہنین اس طرف جلد توجہ کرینگی۔ میری بہنون! ہماری عمر کا بہت حصہ ہماری غفلتون مین گزر گیا ہے اور زندگی کے دن بہت تہوڑے رہگئے ہین کیا جانے کس وقت اس دنیائے فانی سے کوچ کر جانا ہے۔

اب زندگی کا راج ہے ٭ کرلو جو کرنا آج ہے
جب مرگئے محتاج ہین ٭ پھر تو نہین مختار ہین۔

مسز اکمل نے جو بہنون کے مضامین بدر مین درج کرانے کی تجویز کی ہو بہت عمدہ ہے اور مین بھی انشاء اللہ ..... بدر کو کچھ چندہ بھجوادونگی والسلام۔ راقم اہلیہ خورد خلیفہ رشید الدین (پرتاب گڈھ)

نظم

(منشی غلام احمد صاحب اختر ضلعدار ریاست بہاولپور)

پڑا ہون جب سے تیرے در پہ شاہا التجا ہوکر
نشانین مٹی ہین میرے مل سے نقش پا ہوکر

گرا ہون در پہ واسجد واقترب کا اقتضا ہوکر
کیا واصل مجھے خط جبین نے راستا ہوکر

ترے دامن سے اُلجھا ہون مین دست التجا ہوکر
مرادین میرے دامن سے لگی ہین حاشیا ہوکر

ہوا ہون مایۂ جان تیرے رستے مین فنا ہوکر
بنا اکسیر ہون الحمد للہ خاک پا ہوکر

سخن جب نعت مین لگتا ہو گرنے نارسا ہوکر
الف احمدؐ کا ہوجاتا سہارا ہے عصا ہوکر

پڑا ہیو جو گرنا اہل پیچھے اژدہا ہوکر۔
پڑا اسپر الف احمدؐ کا موسےٰ کا عصا ہوکر

دیگر

(منشی محمد صادق صاحب انسپکٹر پولیس بہیرہ)

بجا ہے رشک گر ان سے کرین باغ جنان والے
کہ محبوب خدائے پاک ہین دار الامان والے

ترے ہی نعش قدسی نے جہان مین صور کو پھونکا
ہوئے پیدا کئی رطب اللسان عذب البیان والے

خدا کے فضل سے ہرشخص پر حجت ہوئی پوری
تبہی تو خیرہ سر ہین آجکل وہم وگمان والے

سنبھالا کشتیٔ اسلام کو اس تند طوفان ... مین
کہ جب شسشدر تھے لنگر ڈالکر سب بادبان والے

آلہی مجھ کو دکھلادے وہ صورت پیارے احمدؐ کی
کہ جس سے آجکل معمور ہین کون ومکان والے

تمنا ہے یہی دل کی کہ روز حشر محشر ... مین
پکارے جائین ہم کہہ کر "مسیحائی زمان والے"

خدا نے بیٹھے بٹھلائے انہین نور زمان بخشا
تاسف کس قدر نادان ہے ہندوستان والے

آلہی ہم ضعیفون کی تو ہی کچھ دستگیری کر
کہ ہم پیچھے رہے جاتے ہین آگے کاروان والے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبۂ عید

جو دارالامان میں عید الفطر ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء کو ۹ بجے صبح کے قریب مسجد اقصیٰ میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے سُنایا اُسی وقت لکھا گیا تھا بعد میں ترتیب دیکر پھر حضرت کو دکھایا گیا اور آپ کی اجازت سے شائع کیا گیا۔

ابتداء

حضرت امیر المومنین نے کلمہ شہادت کے بعد سورہ فاتحہ پڑھی اور فرمایا قبل اس کے کہ میں تمہیں اس کی تفسیر سناؤں چند ضروری باتیں سنانا چاہتا ہوں وہ یہ کہ جنھوں نے روزہ رکھا ہے ان کے لئے ضروری ہے

صدقۃ الفطر

کہ وہ صدقۃ الفطر دیں یہ حکم قرآن مجید میں ہے چنانچہ فرمایا۔ وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین۔ اور جو لوگ اس فدیہ کی طاقت رکھتے ہیں وہ طعام مسکین دیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رنگوں میں اس کی تفسیر فرمائی ہے اول یہ کہ انسان عید سے پہلے صدقۃ الفطر دے دوم جو روزہ نہ رکھے وہ بدلے میں طعام مسکین دے۔ دائم المریض ہو یا بہت بوڑھا یا حاملہ یا مرضعہ۔ ان سب کے لئے یہ حکم ہے۔ سوم یہ کہ یہ اٰلہی ضیافت کا دن ہے پس مومن کو چاہیئے کہ کھانے میں توسیع کردے اور غرباء کی خبر گیری کرے۔ ہر قوم میں کوئی نہ کوئی دن ایسا ضرور ہوتا ہے جس میں عام طور سے خوشی منائی جاتی ہے بہت عمدہ لباس پہنا جاتا ہے اور عمدہ کھانا کھاتے ہیں چنانچہ حدیث میں بھی ہے لکل قوم عید فھذا عیدنا۔ ہر قوم کی ایک عید ہے ہماری بھی ایک عید ہو تو مناسب ہے۔

وعظ کی دقتین

دوسری بات جس کے لئے کئی وقت میں گھبراتا رہا ہوں یہ ہے کہ مجھے دن میں پانچ وقت وعظ کرنا پڑتا ہے وعظ کے متعلق بڑی دقتیں ہوتی ہیں ایک واعظ کو ایک اسے جسے وعظ کیا جائے۔ واعظ کی دقتیں سات قسم کی ہیں۔

(۱) حدیث میں آیا ہے قیامت کے دن بعض آدمیوں کو دوزخ میں لیجائینگے اور انہیں کے سامنے بعض کو بہشت میں۔ بہشت میں جانیوالے تعجب کریں گے اور کہیں گے کہ ہم تو انہی دوزخ میں جانیوالوں کے وعظ سننے کے سبب اور اس پر عمل کرنے کے ذریعہ سے بہشت میں جاتے ہیں پھر یہ کیا معاملہ ہے وہ کہیں گے کہ ہم عمل نہیں کرتے تھے دیکھو واعظ کے لئے کس قدر اشکال ہیں (۲) پھر واعظ کے لئے یہ دقت ہے۔ کہ بعض واعظ پہلے بڑی بڑی مشاقی کرتے ہیں۔ عجیب عجیب لفظ سوچے جاتے ہیں بعض کو داد کے لئے مقرر کرتے ہیں گویا یہ وعظ ریا کے لئے ہوتا ہے اسی کی نسبت آتا ہے۔ یراؤن الناس۔ (۳) پھر وعظ سمعۃ کے لئے بھی کیا جاتا ہے یعنی وعظ محض اس ارادے سے کیا جاوے کہ لوگ سُنیں اور کہا جائے کہ فلاں بڑا مقرر ہے۔ بڑا بولنے والا ہے (۴) واعظ کے لئے وہی مشکل ہے جو شاعر کے لئے ہی ہے اگر اور کوئی شعر پچھلا سنا دیا تو یہ کہا جاتا ہے یہ تو پہلے بھی سُنا چکے ہو (ب) مضمون کسی سے مل جائے تو پھر کہا جاتا ہے فلاں کا چرایا ہوا ہے (ج) مذاق کے مطابق نہ ہو تو کہدیا پھیکا ہے (د) اور اگر پسند بھی آگیا تو سوا اے اس کے کہ معمولی ہا ہا ہوگئی۔ نتیجہ کچھ بھی نہیں۔ اول تو جدت کا آنا ہی مشکل ہے کیونکہ جس واعظ کو ہر روز ایک تنگ دائرے میں کھڑے ہوکر وعظ کرنا پڑے اس میں جدت کہاں سے آئے (۵) پانچواں اشکال سنت کی اتباع کی متعلق ہے کہ صحابہ کرام رض فرماتے تھے روز وعظ نہیں کرنا چاہیئے تا بات معمولی نہ سمجھی جاوے (۶) اس سے بڑھ کر ایک اور بات ہے کل ہی ایک سجادہ نشین نے مجھے خط لکھا ہے کہ مرزا صاحب کی طرف بلانے کا تو ہی واسطہ تھا اب ان سے گمراہ کرنے والا بھی تو ہی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض لوگوں کو کان رس ہوتا ہے بعضوں کو آنکھ رس۔ وہ وعظ کے وعظ اپنے خیالات پرکھتے رہتے ہیں اگر ذرا بھی اپنے ذوق کے خلاف پائیں تو بگڑ بیٹھتے ہیں۔ میں نے اُسے لکھا کہ تمہارا خط میری انتہائی راحت کا موجب ہوا کیونکہ قرآن شریف کی صفت میں یہی آیا ہے۔ یضل بہ کثیرا ویھدی بہ کثیرا۔ پس اگر میں اور قرآن وعظ میں ایک مقام پر ہوگئے تو پھر اس دنیا میں مجھ سا خوش نصیب اور کامیاب کوئی نہیں (۷) ایک اور مشکل واعظ کے ساتھ لگی ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ بعض بہادر اس کی طرف ہمیشہ نکتہ چینی کی نظر سے دیکھتے ہیں اور اس کی نگرانی ہوتی رہتی ہے اگرچہ انہوں نے ع نوشت است پند بر دیوار وغیرہ کہہ کر بہت کچھ اپنی تیئں چھڑایا ہے مگر معترضین نے پیچھا نہیں چھوڑا وہ جو معرفت کے خزانے اگلتا ہے اس کی طرف مطلق توجہ نہیں کرتے اور نکتہ چینی کرنے پر تلے رہتے ہیں۔ غرض اسی قسم کے ۲۰ء ۲۵ چھوٹے چھوٹے دکھ ہیں جن میں سے میں نے بہت کم تم لوگوں کو سنائے ہیں کیونکہ یہ بھی آیا ہے۔ ما سلم المکثار۔ بہت بولنے والا غلطی سے محفوظ نہیں رہتا اسی طرح سننے والوں کو بھی مصیبتیں ہیں۔ میں نے ایک لڑکے سے پوچھا کہ آج قرآن شریف کا درس کہاں سے ہوگا تو اس نے کہا میں گو دس برس سے سنتا ہوں۔ مگر مجھے کوئی دلچسپی نہیں اس لئے مجھے معلوم نہیں دوسرا جو پاس بیٹھا تھا جب اُس سے پوچھا تو وہ بھی کہنے لگا کہ وعلے ہذا القیاس۔ مجھ کو خوشی بھی ہوئی اور رنج بھی ہوا۔ خوشی اس لئے کہ بہت سی مخلوق ایسی ہی ہوتی ہے جو ینظرون الیک وھم لا یبصرون۔ اور یسمعون ولا یسمعون کی مصداق ہے۔ غرض بعض تو ایسے ہیں جو سنکر بھی نہیں سنتے اور بعض سامعین ایسے ہیں کہ انہیں مجلس وعظ میں محض کسی کی دوستی یا کوئی ذاتی غرض لاتی ہے بعض نکتہ چینی کے لئے جاتے ہیں اون کا خیال واعظ کی زبان کی طرف رہتا ہے بس جو ہی کوئی انگریزی یا سنسکرت یا عربی لفظ اس کے منہ سے غلط نکل گیا تو یہ مسکرائے بس ان کے سُننے کا ماحصل صرف یہی ہے۔ کہ وہ گھر میں آکر واعظ کی نقل لگایا کریں۔ پھر ایک اور مشکل ہے وہ یہ کہ چور کی داڑھی میں تنکا۔ واعظ ایک بات کتاب اللہ سے پیش کرتا ہے اب اگر سننے والے میں بھی وہی عیب ہے جو اس واعظ نے بتایا تو یہ سمجھتا ہے کہ مجھ کو سُنا سُنا کر یہ باتیں کرتا ہے اور گویا مجھے طعنے دے رہا ہے حالانکہ واعظ کے وہم میں بھی یہ بات نہیں ہوتی۔ غرض دو طرفہ مشکلات ہیں۔ ایک طرف واعظ کو اور ایک طرف سامعین کو۔ فطرت کا خالق چونکہ اس بھید کو سمجھتا ہے۔ اس لئے اس نے فرمایا۔ یضل بہ کثیرا ویھدی بہ کثیرا

الفاظ کے گرے ہوئے معانی

عجیب عجیب غلط فہمیاں الفاظ سے پھیلتی ہیں اور جب کسی قوم میں ادبار آتا ہے تو اس کی اصطلاحات ہی بدل جاتی ہیں دیکھو مُغل۔ ترک۔ قریشی۔ پٹھان یہ چار قومیں باہر سے آئیں۔ یہ فاتح بھی تھے لیکن جب ادبار کا وقت آیا اور ان میں بدی پھیلی تو قلعہ فتح کرنا آہ پنجاب میں۔ ہنائت بُرے معنوں میں لیا جانے لگا جب کسی عورت سے ناجائز تعلق ہوا اور وہ ان کے قابو آئی تو یہ بول اٹھے کہ قلعہ فتح ہوگیا اسی طرح علم کا لفظ ہے۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء اس کی شان میں آیا۔ مگر علم کے ذریعہ لوگ اکڑباز ہو جاتے ہیں اور یہ حجاب اکبر بن گیا۔

مَیں نے ایک شخص کو ریل میں معرفت کا ایک نہائت اعلیٰ نکتہ سُنایا مگر اس نے مجھے کہا کہ تم کوئی طب کی بات کرو۔ قرآن شریف تمہیں نہیں آتا۔ میں حیران ہوا اخراس کی وجہ معلوم ہوئی کہ وہ علم قرأت پڑھا ہوا تھا چونکہ میں نے لفظ قرآن کو اس ترتیل و تجوید کے اصول کے مطابق ادا نہ کیا اس لئے وہ بگڑ گیا اور وہ نکتہ نہ سن سکا اس طرح پر اس کا علم بجائے خشیت کے تکبر کا موجب ہوگیا۔

اسی طرح غنیمت کا لفظ ہے عرب میں ایک بچہ کو بھی رخصت کرتے ہیں تو ماں باپ کہتے ہیں سالماً غانماً جا اللہ تجھے سلامتی کے ساتھ واپس لاوے۔ حدیث میں ہے۔ لہ غنمہ وعلیہ غرمہ جس سے ثابت ہے کہ غنیمت کے معنے ہیں۔ مفاد کا حصول مگر ہماری زبان میں اس کا ترجمہ کیا گیا لُوٹ۔ اب چونکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کا مال حاصل کیا اس لئے ان کا نام (نعوذ باللہ) لٹیرا رکھ دیا۔ یہ غلطی کیوں ہوئی محض الفاظ کے غلط معنی کرنے سے

لہ حضرت خلیفۃ المسیح تین درس صبح عورتوں کو دیتے ہیں ایک درس دوپہر کو پھر حدیث کا درس ہوتا ہے پھر بعد عصر قرآن شریف کا درس ہوتا ہے۔ ایڈیٹر

اس لئے ضروری ہے کہ لفظوں کے پڑھنے اور سمجھنے میں احتیاط سے کام لیا جاوے اور ان لوگوں کی بات مان لی جاوے جن کو خدا نے اپنے فضل و کرم سے فہم عطا کیا ہے اور یہ عطیہ الٰہی ہے چنانچہ فرمایا۔ ففھمنا ھا سلیمان۔ ہم نے سلیمان کو فہم عطا کیا۔

سورہ فاتحہ

اس قدر تمہید کے بعد میں سورہ فاتحہ کی طرف تم لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں تین فرقوں کا ذکر کیا ہے ایک انعمت علیہم (۲) ایک مغضوب علیہم (۳) ایک ضالین میرا اعتقاد ہے کہ تمام قرآن سورہ الحمد کی تفسیر ہے اور اس میں ایک خاص ترتیب سے انہی تینوں گروہوں کا ذکر ہے چنانچہ سورہ بقرہ ہی کو لو۔ کہ ھدی للمتقین میں منعم علیہم کا ذکر ہے۔ ان الذین کفروا میں مغضوب علیہم کا اور اولٰئک الذین اشتروا الضلالۃ بالھدیٰ میں ضالین کا۔

خاتمہ قرآن

یہ ابتداء کا حال ہے اب جہاں قرآن ختم ہوتا ہے وہاں سورہ نصر اذا جاء نصر اللّٰہ والفتح میں منعم علیہم کا بیان ہے، اور تبت یدا ابی لھب میں مغضوب علیہم کا اور قل ھو اللّٰہ احد اللّٰہ الصمد لم یلد ولم یولد میں ضالوں کی تردید ہے اس واسطے ہم کو چاہیئے کہ بہت فکر کریں اور اپنا آپ محاسبہ کریں اپنے اعمال کو دیکھیں کہ ہم کس فریق کے کام کر رہے ہیں آیا منعم علیہم کے یا مغضوب علیہم کے یا ضالین کے۔

کچھ اپنی حالت کا ذکر

میں جو کچھ تمہیں کہتا ہوں صاف صاف کہتا ہوں میں منافق نہیں جو کچھ میری عمر ہے وہ آجکل کی عمروں کے مطابق انتہائی زمانہ ہے۔ ستر برس سے تجاوز ہے اب اتنی عمر مجھے اور پانے کی امید نہیں اور اگر ہو بھی تو میں وا لی ارذل العمر کی مصداق ہے پھر وہ قویٰ نہیں مل سکتے جو پہلے تھے پھر میری اولاد ایسی نہیں جو میری خدمت کرے اور مجھے بھی اس بات کی فکر نہیں کہ میری اولاد میرے بعد کس طرح گذارہ کرے گی کیونکہ جب میں نے اپنے باپ دادا کے مال سے پرورش نہیں پائی تو میں بڑا مشرک ہوں اگر اپنی اولاد کی نسبت میں یہ خیال کروں کہ ان کا گذارہ میرے مال پر موقوف ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے ولا تقتلوا اولادکم من املاق نحن نرزقکم وایاھم۔ جب رزق دینے کا خدا وعدہ کرتا ہے تو مجھے کیا فکر ہے پس اگر مجھے فکر ہے تو یہ کہ قبر اور قیامت میں میرے ساتھ جانے والا کوئی نہیں یوں میں تم کو وعظ کرتا ہوں تو کیا اپنے تئیں بھلا دوں ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔

منعم علیہ

تم ان تین گروہوں کے اوصاف پر غور کرو۔ منعم علیہم گروہ کے لئے سب سے پہلی صفت بیان کرتا ہے کہ یؤمنون بالغیب۔ ایمان بالغیب ایسا ضروری ہے کہ دنیا کا کوئی کام اس کے بغیر نہیں ہوتا۔ پہاڑے مساحت۔ اقلیدس۔ طبعیات سب کے لئے یہی بنیاد پر کام ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ پولیس بھی ایک بدمعاش کے کہنے پر بعض مکانوں کی تلاش شروع کر دیتی ہے تو کیا وجہ کہ انبیاء کے کہنے پر کوئی کام نہ کیا جائے جس کا تجربہ بارہا کئی جماعتیں کر چکی ہیں پھر فرمایا۔ یقیمون الصلوٰۃ۔ دعاؤں میں نمازوں میں قائم رہتے ہیں وہ مالوں کو خرچ کرتے ہیں۔ بما انزل الیک اور من قبلک اور آخرۃ پر ان کا ایمان ہوتا ہے۔

دوسرا گروہ

پھر دوسرے گروہ کی صفات بیان کیں کہ ان کے لئے تذکیر و عدم تذکیر مساوات کا رنگ رکھتی ہے وہ سنتے ہوئے نہیں سنتے ان میں عاقبت اندیشی نہیں ہوتی۔ صم بکم ہوتے ہیں پھر انہی کی نسبت اخیر قرآن میں فرمایا۔ کہ ایسے لوگوں کو ماکسب یعنی جتھا اور مال دونوں پر بڑا گھمنڈ ہوتا ہے مگر خدا تعالیٰ دونوں کو غارت کر دیتا ہے۔

منافقین

پھر تیسرے گروہ ضالوں کا ذکر فرمایا کہ ان کو صفات الٰہی کا صحیح علم نہیں ہوتا اور ان میں نہ تو قوت فیصلہ ہوتی ہے نہ تاب مقابلہ۔ قرآن شریف کے ابتدا کو آخر سے ایک نسبت ہے پہلے مضمون فرمایا ہے تو اذا جاء نصر اللّٰہ والفتح میں اس کی تفسیر کر دی اور مغضوب علیہم کی تبت یدا ابی لھب میں اور ضالین کا رد۔ قل ھو اللّٰہ احد میں کر دیا ہے غرض عجیب ترتیب سے ان تینوں گروہوں کا ذکر کیا ہے۔ ان سب کی صفات بیان کر کے میں تمہیں مکرر نصیحت کرتا ہوں کہ تم سوچو منعم علیہم میں سے ہو یا مغضوب علیہم میں ... یا ان لوگوں میں جن کو ضالین کہا گیا ہے۔

خدا پر توکل

میں نے تمہیں بہت کچھ کہہ دیا ہے اور گول بات ہرگز نہیں کی۔ میں مومن ہو کر مرنا چاہتا ہوں میں اللہ سے اس کی رحمت کا امیدوار ہوں جیسے اس نے اس عمر تک میری تربیت کی اور میری ہدایت کا موجب ہوا اسی طرح میں امید رکھتا ہوں کہ وہ میرا خاتمہ بھی بالخیر کریگا اور میری موت قرآن اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کی حالت میں کریگا۔

ضرورت وحدت

میں اس سے یہی بھول کر تم کو سنانا چاہتا ہوں کہ کوئی قوم سوائے وحدت کے نہیں بن سکتی بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ کوئی انسان سوائے وحدت کے انسان نہیں بن سکتا۔ کوئی محلہ سوائے وحدت کے محلہ نہیں بن سکتا اور کوئی گاؤں سوائے وحدت کے گاؤں نہیں بن سکتا اور کوئی ملک سوائے وحدت کے ملک نہیں بن سکتا اور کوئی سلطنت سوائے وحدت کے سلطنت نہیں بن سکتی۔ دیکھو میری آنکھ تو کہتی ہے کہ یہ زہر ہے اب ہاتھ کہے کہ مجھے آنکھ کی پرواہ نہیں اور وہ اٹھا کر وہ زہر کھا لیتا ہے۔ تو اس کا نتیجہ ہلاکت ہے، اسی طرح گھر کی بات ہے کہ اگر بچہ اپنے مربی اپنے باپ اپنی ماں کی بات نہیں سنتا تو اس کی تعلیم و تربیت کا ستیاناس ہو جائے اسی طرح محلہ۔ ملک اور سلطنت کا حال ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم کی تفسیر میں میں نے مرزا صاحب سے سنا ہے کہ اھدنا میں نا اس بات کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے کہ سوائے جماعت کے اللہ تعالیٰ سے بعض خاص فضل کوئی انسان نہیں لے سکتا جماعت کی بڑی ضرورت ہے یہاں تک کہ اگر جمع نہ ہو تو خدا کے اس فضل کے جاذب نہیں ہو سکتے۔

حسن معاشرت

اسی جماعت میں سے چند عورتیں اجڑ کر ہمارے پاس آئیں ہم نے ان کے خاوندوں سے خط و کتابت کی بعض تو ہمارے سمجھانے میں آ گئے اور بعض نے پروانہ کی۔ یہاں تک کہ رجسٹرڈ خطوط کی رسید نہ دی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے ظالم طبع لوگ بھی ہماری جماعت میں ہیں مگر الحمد للہ کہ اکثر سمجھانے سے سمجھ جاتے ہیں ایک عورت کے خاوند نے مجھے لکھا ہے کہ ہندوستان پنجاب تو سب دیوثوں کا بنا ہوا ہے جو کچھ میری عورت کہتی ہے اگر مجھے موقعہ ملے تو گلا ہی گھونٹ دوں میں نے اسے لکھا کہ پہلا دیوث تو نعوذ باللہ وہ ہوا جس پر تم ایمان لائے اور جس نے یہ احکام دیئے کہ عورت سے معاشرت میں نرمی کرو خیر وہ سعید تھا سمجھانے سے سمجھ گیا اور توبہ نامہ بھیجدیا۔ خیر میں پھر کہتا ہوں کہ جب تک وحدت نہ ہوگی تم کوئی ترقی نہیں کر سکتے۔

چودہ سو سے چار لاکھ

حضرت صاحب کے زمانے میں میں نے ۱۴۰۰ کارڈ چھپوائے تھے کہ ۱۴۰۰ آدمیوں کی جماعت ہو کر ہم حضرت صاحب سے بیعت کریں گے اور اس فضل سے حصہ لیں گے جو جماعت سے مختص ہے خدا نے خلوص نیت کو نوازا اور ۱۴۰۰ سے کئی لاکھ اس جماعت کو بنا دیا اب ضرورت ہے اس جماعت میں اتفاق اتحاد اور وحدت کی اور وہ موقوف ہے خلیفہ کی فرمانبرداری پر۔

خلفاء کس طرح بنتے

ایک خلیفہ آدم تھا اس کی نسبت فرمایا ہے انی جاعل فی الارض خلیفۃ اب خود ہی اس کی بارے میں ارشاد ہے عصیٰ آدم ربہ فغویٰ۔ لیکن جب فرشتوں نے کہا۔ من یفسد فیھا ویسفک الدماء ونحن نسبح بحمدک ونقدس لک تو ان کو ڈانٹ بتائی کہ تم کون ہوتے ہو ایسا کہنے والے پس فاسجدوا لآدم تم آدم کو سجدہ کرو چنانچہ ان کو ایسا کرنا پڑا دیکھو خود تو عاصی اور غوی تک کہہ لیا مگر فرشتوں نے چوں کی تو اس کو ناپسند فرمایا میں نے کسی زمانے میں تحقیقات کی ہے کہ نبی کے لئے لازم نہیں کہ اس کے لئے پیشگوئی ہو اور خلیفہ کے لئے تو بالکل ہی لازمی نہیں دیکھو آدم۔ پھر داؤد کے لئے کیا کیا مشکلات پیش آئے میں اس قسم کا قصہ گو واعظ نہیں کہ تمہیں عجیب عجیب قصے ان کے متعلق سناؤں مگر فاستغفر ربہ وخر راکعا واناب۔ سے یہ تو پایا جاتا ہے کہ کچھ نہ کچھ تو تھا جس کے لئے یہ الفاظ آئے تیسرا خلیفہ ابوبکر ہے اس کے مقابلہ میں شیعہ جو کچھ اعتراض کرتے ہیں وہ اتنے ہیں۔ کہ ۱۳۰۰ برس گذر گئے مگر وہ اعتراض ختم ہونے میں نہیں آتے ابھی

ایک کتاب نئی نئی مین نے منگوائی ہے جس کے ۴۰۰ صفحات میرے پاس پہونچے ہین اس مین صرف اتنی بات پر بحث ہے کہ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ بہتر ہے یا ابوبکر رضؓ ۔ پھر شیعہ کہتے ہین کہ ان کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ پیشگوئی نہین فرمائی جو چوتھا خلیفہ تم سب ہو چنانچہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ثُمَّ جعلنٰکم خلائف فی الارض ۔ اگلی قومون کو ہلاک کر کے تم کو ان کا خلیفہ بنا دیا۔ لننظر کیف تعملون ۔ اب دیکھتے ہین کہ تم کیسے عمل کرتے ہین چار کا ذکر تو ہو چکا۔ اب مین تمہارا خلیفہ ہون اگر کوئی کہے کہ الوصیت مین حضرت صاحب نے نور الدین کا ذکر نہین کیا تو ہم کہتے ہین ایسا ہی آدم اور ابوبکر رضؓ کا ذکر بھی پہلی پیشگوئی مین نہین۔

الوصیت کی تفہیم

حضرت صاحب کی تصنیف مین معرفت کا ایک نکتہ ہے وہ مین تمہین کھول کر سناتا ہون جس کو خلیفہ بنانا تھا اس کا معاملہ تو خدا کے سپرد کر دیا۔ اور ادھر ۱۴ اشخاص کو فرمایا کہ تم بحیثیت مجموعی خلیفۃ المسیح ہو تمہارا فیصلہ قطعی فیصلہ ہے اور گورنمنٹ کے نزدیک بھی وہی قطعی ہے پھر ان چودہ کے چودہ کو باندھ کر ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کرا دی کہ اسے اپنا خلیفہ مانو اور اس طرح تمہین اکٹھا کر دیا۔ پھر نہ صرف چودہ کا بلکہ تمام قوم کا میری خلافت پر اجماع ہو گیا اب جو اجماع کا خلاف کرنے والا ہے وہ خدا کا مخالف ہے چنانچہ فرماتا۔ ومن یتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا۔

مین نے الوصیت کو خوب پڑھا ہے واقعی ۱۴ آدمیون کو خلیفۃ المسیح قرار دیا ہے اور ان کی کثرت رائے کے فیصلہ کو قطعی فرمایا اب دیکھو کہ انہی متقیون نے (جن کو حضرت صاحب نے اپنی خلافت کے لئے منتخب فرمایا) اپنی تقوے کی رائے سے اپنی اجماعی رائے سے ایک شخص کو اپنا خلیفہ و امیر مقرر کیا اور پھر نہ صرف خود بلکہ ہزارہا ہزار لوگون کو اسی کشتی پر چڑھایا جس پر خود سوار ہوئے تو کیا خدا تعالیٰ ساری قوم کا بیڑا غرق کر دیگا ہرگز نہین (بلکہ ضرور انشاء اللہ انہین ساحل مراد پر پہونچائیگا اڈیٹر) پس تم کان کھول کر سنو اگر اب اس معاہدہ کے خلاف کرو گے ۔ تو اعقبہم نفاقاً فی قلوبہم کے مصداق بنو گے ۔ مین نے تمہین یہ کیون سنایا اس لئے کہ تم مین بعض نافہم ہین ۔ جو بار بار کمزوریان دکھاتے ہین ۔ مین نہین سمجھتا کہ وہ مجھ سے بڑھ کر جانتے ہین۔

خدا پر بھروسہ

خدا نے جس کام پر مجھے مقرر کیا ہے ۔ مین بڑے زور سے خدا کی قسم کھا کر کہتا ہون کہ اب مین اس کرتے کو ہرگز نہین اتار سکتا اگر سارا جہان بھی اور تم بھی میرے مخالف ہو جاؤ تو مین تمہاری بالکل پروا نہین کرتا اور نہ کرونگا خدا کے مامور کا وعدہ ہے اور اس کا مشاہدہ ہے کہ وہ اس جماعت کو ہرگز ضائع نہین کریگا۔ اس کے عجائبات قدرت بہت عجیب ہین اور اس کی نظر بہت وسیع ہے، تم معاہدہ کا حق پورا کرو پھر دیکھو کس قدر ترقی کرتے ہو اور کیسے کامیاب ہوتے ہو ۔ میرا ایک دوست مجھے کہتا تھا کہ تم آگون کو دباتے ہو بجھاتے نہین ۔ مین نے کہا کہ جلد باز بھلا میرا وزیر ہو سکتا ہے ۔ ہم نے آگون کو دبا کر ہی بجھاتے دیکھا ہے میری مان دہکتے ہوئے کوئلے ایک گڑھے مین ڈالکر بند کر دیتی تھی تھوڑی دیر مین سب بجھ جاتے دیکھو مین نے پانی کے لحاظ سے تو وعظ کیا ہے اور دبانے کے لئے کوشش مین ہون ۔ ہم اور تم سب مر جائین گے اگر کچھ نقار ہم مین باقی ہین تو پچھلی قومون مین تفرقہ پڑ جائیگا اور وہ ہم پر لعنتین کرینگی مجھے کہین گے کہ کس خبیث نے یہ گندہ بیج بو دیا ۔ دیکھو تم میرے حق کو بجا لاؤ ۔ مین نے کبھی اپنی بڑائی نہین کی ۔ مجھے ضرورتاً کچھ کہنا پڑا ہے اس کا میرے ساتھ وعدہ ہے کہ مین تمہارا ساتھ دونگا مجھے دوبارہ بیعت لینے کی ضرورت نہین تم اپنے پہلے معاہدہ پر قائم رہو ۔ ایسا نہ ہو کہ نفاق مین مبتلا ہو جاؤ ۔ اگر تم مجھ مین کوئی عیب دیکھو تو اس کی استقامت کی دعا سے کوشش کرو ۔ مگر یہ گمان نہ کرو کہ تم مجھ سے بڑھ کر آیت یا حدیث یا مرزا صاحب کے کسی قول کے معنے سمجھا لوگے اگر مین گندہ ہون تو یون دعا مانگو کہ خدا مجھے دنیا سے اٹھا لے پھر دیکھو کہ دعا کس پر الٹی پڑتی ہے۔

توبہ کرو

توبہ کرو اور دعا کرو اور پھر دعا کرو ۔ مین فروری گویا نو ماہ سے اس دکھ مین مبتلا ہون اب تم اس بڈھے کو تکلیف مین نہ ڈالو اس پر رحم کرو اگر مین نے کسی کا مال کھایا تو مین دس گنا دینے کی طاقت رکھتا ہون اگر مین نے کسی سے طمع کیا ہے تو مین لعنت کر کے کہون گا کہ ایسا آدمی ضرور بول اٹھے ۔ مین اپنے آپ کو لعنتی سمجھون گا اگر مین نے تمہارے مالون مین کچھ لینے کا خیال کیا ہو ۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے خاندان سے پہلون کو بھی امیر بنایا ہے حضرۃ مجدد الف ثانی شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی ۔ فرید الدین شکر گنج میرے خاندان کے لوگ ہین ۔ اور اب پھر بھی اس نے وعدہ کیا ہے کہ **مین تیری اولاد پر فضل کرون گا** ۔

اطاعت در معروف

ایک اور غلطی ہے وہ طاعت در معروف کے سمجھنے مین ہے کہ جن کامون کو ہم معروف نہین سمجھتے اس مین طاعت نہ کرین گے یہ لفظ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی آیا ہے ولا یعصینک فی معروف ۔ اب کیا ایسے لوگون نے حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے عیوب کی بھی کوئی فہرست بنا لی ہے اسی طرح حضرۃ صاحب نے بھی شرائط بیعت مین طاعت در معروف لکھا ہے اس مین ایک سر ہے ۔ **مین تم مین سے کسی پر ہرگز بدظن نہین** مین نے اس لئے ان باتون کو کھولا تا تم مین سے کسی کو اندر ہی اندر دھوکہ نہ لگ جائے ۔

وجہ اختلاط

پھر مجھے کہتے ہین کہ لوگون سے اختلاط کرتا ہے اس کا جواب تمہارے لئے جو میرے مرید ہین یہی کافی ہے کہ تم میرے آمر نہین بلکہ مامور ہو کیا مجھ پر بال بچے کی پرورش فرض نہین بیشک وہ مجھے مخفی طور پر رزق دیتا ہے مگر اس ستار نے پردہ پوشی کا رنگ ہی رکھا ہے ۔ مین اس کی شان کو ضائع نہین کرنا چاہتا ۔ کہتے ہین امام حسن

ستّاری

بصری اور حبیب عجمی ایک دفعہ سیر کو نکلے راستہ مین دریا آگیا ۔ حبیب نے کہا چلو ۔ حسن نے جواب دیا ٹھہرو وہ کشتی آئے اس پر حبیب نے کہا حسن! ابھی تک تم مشرک ہی ہو یہ کہکر وہ تو چلتے ہوئے اس زمانے کے نیچری تو نہین مانتے مگر مین مانتا ہون کہ وہ کنارے پہونچ گئے ادھر حسن جب کشتی آئے تو چند دیگر سوار ہوئے اور دیر کے بعد پہونچے تو حبیب بولے ۔ ترا کشتی آورد مارا خدا ۔ حسن نے فرمایا سنو! تو کو خدا ہی لایا کشتی کو خدا تعالیٰ چاہتا تو غرق کر دیتا تو نے صرف اپنا بچاؤ ڈھونڈا ۔ مگر میرے ساتھ کئی اور آدمی بھی آئے تیرا ایمان ناقص ہے تو خدا کی صفت ستاری کا عالم نہین۔

نصیحت

پس مین تم کو نصیحت کرتا ہون پھر نصیحت کرتا ہون پھر نصیحت کرتا ہون پھر نصیحت کرتا ہون پھر نصیحت کرتا ہون پھر کرتا ہون پھر کرتا ہون پھر کرتا ہون پھر پھر کرتا ہون کہ آپس کے تباغض و تحاسد کو دور کر دو یہ مجتہدانہ رنگ چھوڑ دو جو بجائے نصیحت کرنے مین وقت خرچ کرتا ہے وہ دعا مین خرچ کرو ۔ اور اللہ سے اس کا فضل چاہو تمہارے دعون کا اثر مجھ پر نہین ہوگا ادب کو ملحوظ رکھ کر ہر ایک کام کو کرو اور یہ مین اپنی بڑائی کے لئے نہین کہتا بلکہ تمہارے ہی بھلے کے لئے کہتا ہون جس طرح دکاندار صبح اپنی دکان کو کھولتا ہے اسی طرح مین بھی اپنی دکان کھولتا ہون اور بیمارون کو دیکھتا ہون مین تمہارے ابتلا سے بہت ڈرتا ہون اس لئے مجھے کمانے کا زیادہ فکر ہوتا ہے ۔ بھونچال اور زلزلے سے بھی زیادہ خوفناک یہ بات ہے کہ تم مین وحدت نہ ہو۔

جلد بازی سے کوئی فقرہ منہ سے نکالنا بہت آسان ہے مگر اس کا نگلنا بہت مشکل ہے ۔ بعض لوگ کہتے ہین ہم تمہاری نسبت نہین بلکہ اگلے خلیفے کے اختیارات کی نسبت بحث کرتے ہین مگر تمہین کیا معلوم کہ وہ ابوبکر اور مرزا صاحب سے بھی بڑھ کر آئے ۔ مین تم پر بڑا حسن ظن رکھتا ہون ۔ مین نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۔ کبھی تمہارے محررون سے بھی دریافت نہین کیا کہ تم لوگ کس طرح کام کرتے ہو ۔ مجھے یقین ہے کہ تم تقوے سے کام کرتے ہو ۔ باقی رہا مین سو میری نسبت تحقیق کر لو جس طرح چاہو نگرانی کر لو ۔ مخفی در مخفی راہون سے کر لو ۔ مجھ کو ایک دفعہ شیخ صاحب نے کہا تھا کہ اب مین نے یہان سکونت اختیار کر لی ہے۔

مین تمہاری نگرانی کرونگا تو مین نے کہا تہا بسم اللہ - دو فرشتے میرے نگہبان پہلے ہی سے مقرر ہین ایک تم آ گئے مین آج کے دن ایک اور کام کرنیوالا تہا مگر خدا تعالی نے مجہے روک دیا ہے اور مین اسکی مصلحتون پر قربان ہون - تم مین جو نقص ہین ان کی اصلاح کرو - عورتون سے جن کا سلوک اچہا نہین قرآن کے خلاف ہے وہ خصوصیت سے توجہ کرین مین ایسے لوگون کو اپنی جماعت سے الگ نہین کرتا کہ شاید وہ سمجہین پہر سمجہ جائین پہر سمجہ جائین ایسا نہ ہو کہ مین ان کی ٹہوکر کا باعث بنون - مین اخیر مین پہر کہتا ہون کہ آپس مین تباغض و تحاسد کا رنگ چہوڑدو کوئی امر امن یا خوف کا پیش آجاوے عوام کو نہ سناؤ ہان جب کوئی امر طے ہو جاوے تو پہر بیشک اشاعت کرو۔

اب مین تمہین کہتا ہون کہ یہ باتین تمہین ماننی پڑین گی - طوعاً و کرہاً اور آخر کہنا پڑیگا - اتینا طائعین جو کچہہ مین کہتا ہون تمہارے بہلے کی کہتا ہون اللہ تعالی مجہے اور تمہین راہ ہدایت پر قائم رکہے اور خاتمہ بالخیر کرے - آمین۔

اعلان

عید الفطر کے مبارک موقعہ پر جب حسب معمول ہم قادیان دار الامان مین حاضر ہوئے تو معلوم ہوا کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت مین بعض لوگون نے ایسے خطوط لکہہ کر بہیجے ہین جن مین یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ بعض ممبران مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ گویا حضرت خلیفۃ المسیح کی مخالفت کرتے ہین ان خطوط کو پڑہ کر ہمین بہت رنج ہوا اور حضرت خلیفۃ المسیح کو بہی ہمارے خیال مین ضرور رنج ہوا ہوگا ہم اپنے بہائیون پر بہی کوئی بدظنی نہین کرتے ہم نے ان کے لئے دعا ہی کی ہے اور ان کی خدمت مین ہم یہی عرض کرتے ہین کہ وہ بہی ہمارے متعلق حسن ظنی (اس کا حکم قرآن و حدیث مین بڑی تاکید سے ہے) کام لیا کرین ہم اپنے دل پہاڑ کر کسی کو نہین دکہا سکتے لیکن بذریعہ اعلان ہذا ہم سب احباب کو یہ یقین دلاتے ہین کہ ہم نے جو بیعت حضرت خلیفۃ المسیح کی کی وہ کسی جبر اور اکراہ سے نہین بلکہ شرح صدر سے کی اور ہم اب وقت تک اسی عہد بیعت پر قائم ہین اور حضرت خلیفۃ المسیح کی اطاعت کرتے ہین یہ تو ظاہر ہے کہ اس سلسلہ مین وحدت قہری کوئی نہین بلکہ وحدت ارادی ہے اور اسی وحدت ارادی کے ماتحت ہی سب ہم نے حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت کی ہے آیندہ کے لئے ہم اللہ تعالے سے ہی یہ توفیق طلب کرتے ہین کہ وہ ہمین اس عہد پر قائم رکہے جیسا کہ حضرت نوح نے یہ دعا کی تہی ربّ انی اعوذ بک ان اسئلک ما لیس لی بہ علم - کیونکہ سب توفیق اور طاقت اللہ تعالی کے ہاتہ مین ہی ہے - والسلام

خاکساران رحمت اللہ بقلم خود - مرزا یعقوب بیگ بقلم خود ممبران مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ قادیان - ۱۸ - اکتوبر ۱۹۰۹ء

اعلان بالا کے حرف حرف سے میرا اتفاق ہے اور مین حضرت خلیفۃ المسیح کی فرمانبرداری کو اپنا فخر سمجہتا ہون - والسلام

خاکسار محمد علی از قادیان

مصادرات انجمن احمدیہ

۱۰۲۲ - رپورٹ انجمن احمدیہ کپورتہلہ کہ بجٹ کانفرنس مین ہی پیش ہوا کرے انجمنون کے پاس بہیجنے کی ضرورت نہین پیش ہو کر قرار پایا کہ اس سوال کو دیگر انجمن ہائے احمدیہ مین پیش کرکے دریافت کیا جاوے کہ کانفرنس کے لئے بہتر موقعہ کونسا ہے مالی سال کے لحاظ سے شروع ستمبر مین یا اس سے پہلے کانفرنس کا ہونا ضروری ہوگا۔

۱۰۲۵ - خط مسٹر محمد الگزنڈر وب سکنہ امریکہ چونکہ امریکہ مین زیادہ تر عیسائی مشنری ہین جو اپنے دنیوی فائدہ کی خاطر تبلیغ کا کام کرتے ہین اس وجہ سے میرے تبلیغ کرنے سے جو اسلام کے لئے ہے چندان فائدہ نہین ہوتا کیونکہ دیگر مشنریون کی طرح مجہے بہی خیال کیا جاتا ہے ایک جلسہ مین مجہے ایک ڈائرکٹر سے ملنے کا اتفاق ہوا جس نے مجہے یہ کہا کہ اگر ہندوستان سے کوئی ایسا واعظ آئے - جو پیدائشی مسلمان ہو تو اس کے لکچر سے بہت فائدہ ہوگا اور کہ یہان کے لوگ عیسائیت سے بڑے بیزار ہین لہذا جو لوگ بدہ مذہب - ویدانتی اور بابی مذہب والے تبلیغ کے لئے آتے ہین وہ ہی کامیاب ہو جاتے ہین اس لئے اگر صدر انجمن احمدیہ اپنی طرف سے کوئی ایسا قابل آدمی جو اسلام کی تعلیم سے بخوبی واقف ہو اور انگریزی مین پوری جرأت سے لکچر دے سکے تبلیغ کے لئے یہان بہیجدے تو انشاء اللہ بہت کامیابی ہوگی مبلغ کا خرچ جب تک اوپر کے لوگ برداشت نہ کرین صدر انجمن دے ہان تبلیغ کے متعلق ہر ایک طرح کی امداد بلا معاوضہ مین دینے کو طیار ہون پیش ہو کر قرار پایا کہ یہ سوال کہ آیا امریکہ یا یورپ مین یعنے لنڈن مین کوئی اسلامی مشن سلسلہ کی طرف سے قائم کیا جاوے انجمنہا احمدیہ مین پیش کیا جاوے - کیونکہ اس کے لئے بہت سے اخراجات کی ضرورت ہوگی - صدر انجمن کی رائے مین صرف بات کے ذریعہ سے جب تک کہ مشن قائم کیا جاوے - چندان فائدہ نہین۔

۱۰۴۳ - رپورٹ سکرٹری چونکہ پختہ مہمانخانہ اہل بیت حضرۃ اقدس نے اپنی ضروریات کے لئے لیا ہے اور خام مہمانخانہ مین مہمانون کے کافی جگہ نہین اور خصوصاً بعض مہمانون کو بڑی دقت پیش آتی ہے اس لئے مہمانخانہ کے لئے کچہہ انتظام کیا جاوے باہر جو زمین جگہ کی قلت کی وجہ سے مدرسہ کے لئے خریدی گئی ہے اس مین کافی گنجائش ہے اور شہر کے اندر اول تو جگہ ہی نہین رہی اور اگر ڈہاب کے کسی حصہ کو پُر کرکے بنایا جاوے تو ایک تو خرچ بہت زیادہ آتا ہے اور دوسرے سیلاب کے دنون مین ایسے مکانات سخت خطرے مین ہوتے ہین اور علاوہ ازین حضرۃ خلیفۃ المسیح نے ارشاد فرمایا ہے کہ موجودہ لنگر خانہ سے جو حضرت اقدس ع کے مکانون کے متصل ہین اہل بیت حضرت اقدس ع کو دہوئین وغیرہ کے باعث بہت تکلیف ہوتی ہے اس لئے لنگر خانہ بہی نیا بنوایا جاوے باہر کی زمین مین اگر لنگر خانہ و مہمان خانہ بنوایا جاوے تو ایک تو ہوادار بہی ہوگا اور دوم صحت کے لحاظ سے بہی اچہا ہوگا اور کوئی بہت بڑا فاصلہ بہی نہین ہے لہذا فیصلہ کیا جاوے کہ لنگر خانہ باہر بنوایا جائے یا ڈہاب کے کسی حصہ کو پُر کرکے اور خام ہو یا پختہ - تا اس کے مطابق تخمینہ منظوری کے لئے پیش ہو - قرار پایا کہ یہ معاملہ انجمن ہا احمدیہ مین پیش کیا جاوے۔

۱۰۴۴ - رپورٹ سکرٹری کہ جلسہ سالانہ کے لئے تاریخین مقرر کی جاوین تا تخفیف کرایہ کے لئے محکمہ ریلوے سے خط و کتابت کی جاوے - پیش ہو کر قرار پایا کہ جلسہ سالانہ ۲۴ - ۲۵ - ۲۶ - دسمبر ۱۹۰۹ء کو ہوگا تخفیف کرایہ کے لئے درخواست کی جاوے۔

۱۰۵۷ - رپورٹ سکرٹری کہ اخراجات جلسہ دسمبر کے لئے جماعت مین چندہ کی لئے اگر تحریک کرنی ہو تو ابہی سے کی جائے اور فیصلہ کیا جاوے کہ یہ خرچ جو قریب تین ہزار روپیہ کے ہوگا مختلف انجمنون پر ڈالا جائے پیش ہو کر قرار پایا کہ اخراجات جلسہ دسمبر کے لئے مختلف انجمنون کو تحریک کی جاوے۔ محمد علی - سکرٹری - ۲ - اکتوبر ۱۹۰۹ء

بخدمت شریف جناب سکرٹری صاحبان انجمنہا ر احمدیہ - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد مبارک سے صدر انجمن احمدیہ قادیان قائم ہوئی - جس کے ماتحت جماعت مین عام جگہ اس کی شاخون کا قائم ہونا ضروری تہا چنانچہ شروع ہی مین بعض جگہ باقاعدہ انجمنین ہوئی ہوئی ہین جہان انتخاب عہدہ داران باقاعدہ جلسون کے ہونے اور وصولی چندہ وغیرہ کا خاطر خواہ انتظام ہے ان مین سے انجمن احمدیہ سیالکوٹ اول نمبر پر ہے اور اسکی کارروائی قابل رشک ہے خدا تعالی وہان کے احباب کو جزائے خیر دیوے - آمین۔

صدر مقام مین بعض امور ایسے درپیش آتے ہین جنمین انجمنہائے احمدیہ یا احمدیہ پبلک کا دلچسپی لینا ضروری ہوتا ہے اور ان کے متعلق انجمنون سے رائے لینا بموجب حکم مجلس معتمدین ضروری ہوتا ہے کیونکہ افراد قوم سے رائے لینا تو مشکل امر ہے اور بوساطت سکرٹری صاحبان انجمن سے رائے لینا ایک احسن طریق ہے اس سے گویا قوم کی رائے معلوم ہو جاتی ہے پس جہان تو باقاعدہ انجمنین قائم ہین اور ہمین ان کی اطلاع ہے وہان خطوط کے بہیجنے مین بڑی سہولت ہوتی ہے لیکن جہان نہ انجمنین قائم ہین یا ان کی قائم ہونیکی ہمین اطلاع نہین وہان خط بہیجنے کے لئے بڑی دقت پیش آتی ہے کہ خط بہیجین تو کس کے نام - اور اگر

معاملات کابل۔ [illegible]

کسی دوست کے نام خط بھیج بھی دیا تو یہ علم نہیں ہوتا کہ اسے مل بھی گیا یا نہیں کیونکہ بعض وقت صحیح پتہ معلوم نہیں ہوتا چونکہ آپ لوگوں سے خط وکتابت کرنے کی ضرورت ہمیشہ درپیش آتی رہتی ہے اور سالانہ جلسہ قریب آرہا ہے جس موقع پر کہ سکرٹری صاحبان سے اکثر امور کے متعلق خط وکتابت کرنی پڑتی ہے اس لئے آپ کی خدمت مبارک میں لکھا جاتا ہے کہ یہاں کی انجمن کے عہدہ داران کی ایک فہرست مکمل کرکے بہت جلد ارسال فرماویں۔ اور اگر پہلے انجمن قائم نہ ہو تو اب انجمن قائم کرکے مع فہرست عہدہ داران منظوری کے لئے درخواست بھیجدیں (۲) وصایا کے لئے جس کی طرف حضرت اقدس مغفور ومرحوم نے بہت توجہ دلائی تھی احباب نے بہت کم توجہ ... کی ہے۔ سکرٹری صاحبان کا فرض ہے کہ اپنے علاقہ کے احباب کی اس طرف توجہ دلاکر کارروائی جاری رکھیں اور اپنی معرفت وصایا بھجواتے رہیں۔

۳۔ ہماری چندوں کی وصولی کا انتظام جس پر سلسلہ کے تمام کاموں کا انحصار ہے اور اسی آمد پر خرچ ہوتا ہے سوائے چند ایک جماعتوں کے قابل اطمینان نہیں آپ لوگوں کو یاد ہے کہ ابھی آپ کے پاس بجٹ سالانہ برائے ۱۹۰۹-۱۰ء صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ جس کا تخمینہ ایک لاکھ اکیس ہزار سات سو چودہ روپے کا کیا گیا ہے برائے منظوری دفتر ہذا سے بھیجا گیا تھا جو صدر انجمن نے منظور کرکے واپس فرمایا ہے اور یکم اکتوبر ۱۹۰۹ء سے اس پر عملدرآمد کرنے کے لئے بار دیگر مجلس معتمدین کے اجلاس منعقدہ ۲۶ ستمبر ۱۹۰۹ء میں پیش ہوکر منظور ہوچکا ہے پس جس صورت میں کہ آپ نے اسے منظور کیا ہے تو اس رقم کے پورا کرنے کی سعی کرنا بھی آپ کا ہی فرض ہے تا اخراجات کے چلانے میں منتظمین کو مشکلات کا سامنا نہ پڑے اور ان کے کاروبار میں روک نہ ہو لہذا آپ کی خدمت میں اس کے لئے بھی عرض کی جاتی ہے کہ خاص اپنے شہر کے احباب سے بھی وصولی چندہ کا انتظام فرماویں اور ایسا ہی اگر آپ کے ماتحت کوئی شاخ ہو تو بیرونی احباب سے بھی چندہ وصول کرنے کا انتظام فرماویں اور اس غرض کے لئے کسی پرجوش اور پرہمت دوست کو سکرٹری انجمنہائے مفصلات کے عہدہ پر منتخب کیا جاوے جو محض رضاء الٰہی کے لئے اپنا قیمتی وقت صرف کرکے باہر جاویں اور احباب سے چندہ ماہوار وصول کرکے لاویں خدا تعالیٰ ہم سب کو خادم دین اسلام بناوے اور اس سلسلہ کی امداد کی توفیق دے۔ آمین۔

امید ہے کہ آپ ہر سہ امور کی نسبت مجھے جلد جواب دیکر مشکور فرماوینگے

والسلام۔ محمد علی سکرٹری۔ مورخہ ۴۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء

احباب دعا فرماویں۔ قاضی حبیب اللہ کے لئے اور سراج الدین ساہی کے لئے اور پیر غلام غوث محمد صاحب پیرزادہ گڑیکی کیواسطے۔ حصول روزگار۔ خلاصی از قرض و دفع نااتفاقی وحسنات دین ودنیا کی۔

رسید زر

مورخہ ۱۷۔ ستمبر ۱۹۰۹ء

میاں علی گوہر صاحب ۲۳۵۴ عار
محمد صاحب ۲۲۸۹ عار
جناب عبد الرحیم صاحب ۲۲۹۰ عار
جناب نصر الدین صاحب ۲۲۵۰ ۱۵

۱۸۔ ستمبر ۱۹۰۹ء

جناب منظور الٰہی صاحب ۷۵۵ للعہ
جناب محمد عمر صاحب ۱۲۹۷ عہ
جناب عبد الواحد صاحب ۹۵۸ عہ

۲۰۔ ستمبر ۱۹۰۹ء

جناب الٰہی بخش صاحب ۱۱۱۱ عار
منشی گلاب الدین صاحب ۷۳۵ ۵ر
جناب محمد حسین صاحب ۱۰۱۲ عار
جناب عنایت علی النصاب ۲۳۵۷ عار
جناب راجہ یار محمد خانصاحب ۶۳۹ ۔ے
جناب فتح محمد صاحب ۲۳۳۴ للعہ
جناب واجد حسن صاحب ۲۰۵ عار

۲۳۔ ستمبر ۱۹۰۹ء

ایوب خان صاحب ۲۳۴۶ عہ

۲۴۔ ستمبر ۱۹۰۹ء

جناب نیروز علی صاحب ۲۲۳۰ صہ
جناب الٰہی بخش صاحب ۲۴۰۲ للعہ
جناب نعمت احمد صاحب عہ

۲۹۔ ستمبر ۱۹۰۹ء

جناب محمد یعقوب صاحب ۲۲۷ عار

۳۰۔ ستمبر ۱۹۰۹ء

جناب مرزا عباس علی صاحب ۶۹۶ عہ

۲۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء

جناب عنایت حیدر صاحب ۲۴۰۱ للعہ

۳-۴۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء

جناب کریم بخش صاحب ۱۰۵۰ للعہ
جناب نظام الدین صاحب ۱۲۰۴ للعہ
جناب ممتاز علی صاحب ۲۲۵۴ عہ

۵۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء

جناب محمد عثمان صاحب ۶۰۵ للعہ

جناب سلطان محمود صاحب ۲۴۰۳ للعہ

۷۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء

جناب حکیم محمد دین صاحب ۳۹۰ عار
جناب نیاز حسین صاحب ۱۰۸۶ عار

۹۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء

جناب نور احمد صاحب ۸۴۴ عار

۱۰-۱۱۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء

جناب محمد عثمان صاحب ۱۶۶۲ سعر
منشی گلاب الدین صاحب ۷۳۵ ۵ر

۱۴۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء

جناب گل خان صاحب ۷۲۴ للعہ

۱۶۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء

جناب سید عبد العلیم صاحب ۲۴۰۶ عار
جناب محمد حسین صاحب ۱۳۹۶ عہ

۱۷۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء

جناب غلام غوث صاحب ۲۱۶۱ ۸ر

۲۰۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء

جناب عبد الوالی صاحب ۱۸۵۴ عار
جناب ممتاز اللہ خان صاحب ۲۴۱۰ للعہ

ہوم ممبر تاؤسب سے پہلے دہلی میں بطور امتحان میعادی کے کیا جاویگا جو کہ تجارتی کاروبار میں نمایاں ترقی پر ہے اور تجارتی جھگڑوں کے لئے ہی زیادہ تر پنچایتی مصالحت کا طریق جاری کرنا منظور ہے۔ اگر اس کوشش میں کامیابی دیکھیں گے تو قانون ہذا تمام صوبہ کے تجارتی مرکزوں پر بھی توسیع کیا جاویگا

زیارت۔ خدیو مصر ۱۴۔ دسمبر کو مکہ معظمہ کی زیارت کو جائینگے

سزائے موت۔ ٹراونکور ہائیکورٹ نے ایک اپیل قتل میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ برہمنوں کو جو اب تک ریاست میں سزائے قتل نہیں دیجاتی تھی اب وہ ضروری جائے۔

شمال۔ محکمہ نمک شمالی حصہ سال گذشتہ میں ۷۰ لاکھ روپیہ کی آمدنی ہوئی

انتخاب الاخبار

پرکاش۔ لکھتا ہے کہ جب تک لفظ ہندو صفحہ ہستی پر موجود ہے تب تک یہ خیال دور نہیں ہوسکتا مسلمانوں نے آریوں پر حکومت کی پس اگر آئندہ آنے والی نسلوں کے سامنے یہ خیال تازہ رکھنا چاہتے ہو کہ تم کسی وقت اپنے مسلمان ہموطنوں کے غلام تھے تو بڑی خوشی سے اس نام کو رکھو۔ ورنہ اس نام کو چھوڑ کر اپنا اصلی نام آریہ اختیار کرو۔ (بدر) سب مسلمان ہی کیوں نہیں ہوجاتے تا قیامت تک فاتح کہلاؤ۔

اسلام کی ترقی۔ مسٹر بکرجی رقمطراز ہیں کہ ۱۸۷۲ء کی مردم شماری میں بنگال میں ایک کروڑ اکہتر لاکھ سے زائد ہندو اور ایک کروڑ تریسٹھ لاکھ مسلمان تھے اس طرح گویا ہندو مسلمانوں سے چار لاکھ زائد تھے۔ سنہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری میں ہندو اور مسلمانوں کی تعداد علی الترتیب ایک کروڑ چورانوے لاکھ اور دو کروڑ بیس لاکھ تھی مسٹر بکرجی اعداد بالا سے ثابت کرتے ہیں کہ تیس سالوں میں مسلمانوں نے نہ صرف اپنی کمی پوری کی بلکہ ہندوؤں سے بھی پچیس لاکھ بڑھ گئے۔ بھلا کیا اب بھی کہو گے کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا۔

پولیٹیکل پارٹی کون ہے؟ ریاست پٹیالہ آریہ سماج کے قریباً کل ممبران یعنے سماج کے چپڑاسی سے لیکر سماج کے پردہان تک معہ دیگر چند اصحاب کے جن میں بعض آریہ نہیں ہیں بذریعہ وارنٹ زیر دفعہ ۱۵۳ و ۱۲۴ تعزیرات ہند گرفتار کرکے زیر حراست کئے گئے ہیں۔ مثال کے طور پر رائے جوالا پرشاد اگزیکٹو انجینئر پردہان آریہ سماج۔ لالہ نند لال۔ لالہ لچھمن داس بی۔ اے ہیڈ ماسٹر و سکرٹری سماج کے نام لئے جاتے ہیں۔ ان سب کے گھروں کی تلاشیاں لی گئیں اس مقدمہ کی سماعت اور فیصلہ کے لئے ایک خاص عدالت تین ججان کی قائم کی گئی ہے یعنے (۱) سردار بھگوان سنگھ صاحب چیف جج (۲) دیوان رام پرشاد صاحب بیرسٹر جوڈیشل سکرٹری ریاست پٹیالہ اور (۳) مولوی فضل متین صاحب مجسٹریٹ پٹیالہ۔

نکالے گئے۔ ایک پیغام تار سکندرآباد دکن سے موصول ہوا کہ حضور نظام عالی مقام نے ایک شاہی فرمان نافذ کرکے عہدہ داران و ملازمان ذیل کو نہ فقط ملازمت سے برطرف فرمایا بلکہ ان کو ملک بدر بھی کر دیا ہے (۱) مولوی محمد عزیز مرزا (۲) ان کا دوسرا اسسٹنٹ مولوی سید عطاء الدین (۳) رجسٹرار سررشتہ داہم آئین مسٹر ظفر علی خان۔ ان تینوں کی پنشن برابر ملا کرےگی اور انکو تین تین ماہ کی تنخواہ بطور نوٹس برطرفی کے دیگئی ہے۔ اور فرمان مذکور میں یہ بھی درج ہے کہ مسٹر عبد الحلیم شرر بھی فوراً ڈسمس کئے جائیں یہ ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم دکن کے اسسٹنٹ تھے۔

پنچایتی فیصلہ کا قانون۔ کونسل آئین پنجاب میں ایک مسودہ قانون توسیع اصول پنچایتی مصالحت کے متعلق پیش کیا جاویگا اور اس قانون کا عمل